بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد ۳۷ POSTEL REGISTRATION NO P.G.D.P-3 شمارہ ۳۰

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: عبدالحق فضل

نائب: قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۵۰ روپے
ششماہی ۲۵ روپے
ممالک غیر ۲۰۰ روپے بذریعہ بحری ڈاک
فی پرچہ ایک روپیہ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly "BADR" QADIAN-143516

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO-R.N.61.57-

۱۳؍ ذی الحجہ ۱۴۰۸ ہجری — ۲۸؍ وفا ۱۳۶۷ ہش — ۲۸؍ جولائی ۱۹۸۸ عیسوی

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۴؍ وفا (جولائی) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیر اشاعت کے درمیان ملنے والی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ حضور پُرنور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام کے ساتھ اپنے دل و جان سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے درد دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

★ مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت (باقی صفحہ پر)

جماعت احمدیہ عالمگیر کی طرف سے دنیا بھر کے معاندین، مکفّرین اور مکذّبین کو

مُباہلہ

کا کھُلم کھُلا چیلنج

جب سے حکومت پاکستان نے جماعت احمدیہ کا یہ بنیادی مذہبی اور انسانی حق غصب کیا ہے کہ وہ اپنے دعاوی اور ایمان کے مطابق اسلام کو اپنا مذہب قرار دے اس وقت سے حکومت پاکستان کی سرپرستی میں مسلسل جماعت احمدیہ کے خلاف نہایت جھوٹے اور شرانگیز پراپیگنڈہ کی ایک عالمگیر مہم جاری ہے۔ قرآن کریم کی تعلیم کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے احمدیت کو قادیانیت اور مرزائیت کے فرضی ناموں سے پکارا جا رہا ہے اسی طرح ایک فرضی مذہب بنا کر جماعت احمدیہ کی طرف منسوب کیا جا رہا ہے جو ہرگز جماعت احمدیہ کا مذہب نہیں۔

کذب اور افترا کی اس نہایت شرانگیز عالمی مہم میں صدر پاکستان جناب محمد ضیاء الحق صاحب کا ہاتھ بٹانے میں علماء کے بعض مخصوص طبقات نمایاں طور پر پیش پیش ہیں۔ اسی طرح مختلف سطح پر حکومت کے نمائندگان اور کل پُرزوں کے علاوہ نام نہاد شریعت کورٹ کے جج صاحبان بھی اس مہم میں واضح طور پر ملوّث ہو چکے ہیں۔

کذب و افتراء کی اس عالمی مہم کو ہم دو حصّوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

اوّل :۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ذات کو ہر قسم کے ناپاک حملوں کا نشانہ بنانا آپ کے تمام دعاوی کی تکذیب کرنا آپ کو مفتری اور خدا پر جھوٹ بولنے والا، دجّال اور فریبی قرار دینا اور آپ کی طرف ایسے فرضی عقائد منسوب کرنا جو ہرگز آپ کے عقائد نہیں تھے۔

دوسرا پہلو آپ کی قائم کردہ جماعت پر سراسر جھوٹے الزامات لگانے اور اس کے خلاف شرانگیز پراپیگنڈہ کرنے سے تعلق

مجیب احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر۔ نگران بورڈ بدر قادیان

رکھتا ہے مسلسل جماعت احمدیہ کی طرف ایسے عقیدے منسوب کئے جا رہے ہیں جو ہرگز جماعت احمدیہ کے عقیدے نہیں اسی طرح جماعت احمدیہ اور امام جماعت احمدیہ کو سراسر ظلم اور تعدّی کی راہ سے بعض نہایت سنگین جرائم کا مرتکب قرار دے کر پاکستان اور بیرونی دنیا میں بدنام کرنے کی مہم چلائی جا رہی ہے

یہ جھگڑا بہت طول پکڑ گیا ہے اور سراسر یکطرفہ مظالم کا یہ سلسلہ بند ہونے میں نہیں آ رہا جماعت احمدیہ نے ہر لحاظ سے صبر کا نمونہ دکھایا اور محض للہ ان یکطرفہ مظالم کو مسلسل حوصلے سے برداشت کیا اور جہاں تک ظالموں کو سمجھانے کا تعلق ہے ہر پُرامن ذریعہ کو اختیار کرتے ہوئے معاندین و مکذبین کے ائمہ کو ہر رنگ میں سمجھانے کی کوشش کی اور ایسی حرکتوں کے عواقب سے متنبہ کیا۔ اور خوب کھلے لفظوں میں باخبر کیا کہ تم یہ ظلم محض جماعت احمدیہ پر نہیں بلکہ عالم اسلام اور خصوصیت سے پاکستان کے عوام پر کر رہے ہو اور دھوکہ اور فریب سے ان کو ان مظالم میں بالواسطہ یا بلاواسطہ شریک کر کے خدا تعالے کی ناراضگی کا مورد بنا رہے ہو اور دن بدن جو نت نئے مصائب پاکستان کے غریب عوام پر ٹوٹ رہے ہیں ان کے اصل ذمہ دار تم ہو اور یہ مصائب خدا تعالے کی بڑھتی ہوئی ناراضگی کے آئینہ دار ہیں۔ لیکن افسوس کہ ظلم کرنے والے ہاتھ رکنے کی بجائے ظلم و تعدّی میں مزید بڑھتے چلے گئے۔ اور اب معاملہ اس حد تک پہنچ چکا ہے کہ جماعت احمدیہ اس ظلم کو مزید برداشت نہیں کر سکتی۔ لہٰذا ایک لمبے عرصہ اور غور و فکر اور دعاؤں کے بعد میں بحیثیت امام جماعت احمدیہ یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ تمام مکذبین اور معاندین کو جو عمداً اس شرارت کے ذمہ دار ہیں خواہ وہ کسی طبقہ سے تعلق رکھتے ہوں قرآنی تعلیم کے مطابق کھلم کھلا مباہلے کا چیلنج دوں اور اس قضیہ کو اس دعا کے ساتھ خدا تعالے کی عدالت میں لے جاؤں کہ خدا تعالے ظالموں اور مظلوموں کے درمیان اپنی قہری تجلّی سے فرق کر کے دکھا دے۔

ہم ان دونوں پہلوؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے دو طرق پر مباہلہ کا چیلنج شائع کر رہے ہیں۔ ہر مکذّب، مکفّر کو کھلی دعوت ہے کہ مباہلہ کے جس چیلنج کو چاہے قبول کرے اور میدان میں نکلے تاکہ دنیا بھر کے سادہ لوح مسلمان یا ایسے علماء اور عوام الناس جو احمدیت کے متعلق کوئی ذاتی علم نہیں رکھتے اور سُنی سنائی باتوں پر یقین کر کے جماعت کی مخالفت پر کمربستہ ہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والے آسمانی فیصلہ کی روشنی میں سچے اور جھوٹے کے درمیان تمیز اور فرق کر سکیں

چیلنج نمبر (۱)

جہاں تک بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے سچے یا جھوٹے ہونے کا تعلق ہے جنہوں نے اُمّتِ محمدیہ میں مبعوث ہونے والے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا دعویٰ کیا ہمیں مباہلے کا کوئی نیا چیلنج پیش کرنے کی کوئی ضرورت نہیں خود بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے اپنے الفاظ میں ہمیشہ کے لئے ایک کھلا چیلنج موجود ہے۔

ہم سب مکفرین و مکذبین کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ اسی چیلنج کو غور سے پڑھ کر یہ فیصلہ کریں کہ کیا وہ اس کے عواقب سے باخبر ہو کر اس کو قبول کرنے کے لئے جرأت کے ساتھ تیار ہیں۔

آپ کے الفاظ میں وہ چیلنج حسب ذیل ہے۔

"ہر ایک جو مجھے کذّاب سمجھتا ہے اور ہر ایک جو مکّار اور مفتری خیال کرتا ہے اور میرے دعویٰ مسیح موعود کے بارہ میں میرا مکذّب ہے اور جو کچھ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی ہوئی اس کو میرا افتراء خیال کرتا ہے وہ خواہ مسلمان کہلاتا ہو یا ہندو یا آریہ یا کسی اور مذہب کا پابند ہو اس کو بہرحال اختیار ہے کہ اپنے طور پر مجھے مقابل پر رکھ کر تحریری مباہلہ شائع کرے کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے یہ بصیرت کامل طور پر حاصل ہے کہ یہ شخص (اس جگہ تصریح سے میرا نام لکھے) جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے درحقیقت کذّاب ہے اور یہ الہام جن میں سے بعض اس نے اس کتاب میں لکھے ہیں یہ خدا کا کلام نہیں ہے بلکہ سب اس کا افتراء ہے اور میں اس کو درحقیقت اپنی کامل بصیرت اور کامل غور کے بعد اور یقینِ کامل کے ساتھ مفتری اور کذّاب اور دجّال سمجھتا ہوں۔ پس اے خدائے قادر اگر تیرے نزدیک یہ شخص صادق ہے اور کذّاب اور مفتری اور کافر اور بے دین نہیں ہے تو میرے پر اس تکذیب اور توہین کی وجہ سے کوئی عذاب شدید نازل کر ورنہ اس کو عذاب میں مبتلا کر آمین۔ ہر ایک کے لئے کوئی تازہ نشان طلب کرنے کے لئے یہ دروازہ کھلا ہے"۔

(حقیقۃ الوحی ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۱-۷۲)

چونکہ بانی سلسلہ احمدیہ اس وقت اس دنیا میں موجود نہیں اور مباہلہ کا چیلنج قبول کرنے والے کے سامنے آپ کی نمائندگی میں کسی فریق کا ہونا ضروری ہے اس لئے میں اور جماعت احمدیہ اس ذمہ داری کو پورے شرح صدر انبساط اور کامل یقین کے ساتھ قبول کرنے کا اعلان کرتے ہیں۔

چیلنج نمبر (۲)

جماعتِ احمدیہ کے وہ تمام معاندین جن کا ذکر اُوپر گذر چکا ہے خلقِ خدا کو مسلسل یہ باور کرانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ جسے وہ قادیانی یا مرزائی کہتے ہیں حسب ذیل عقائد رکھتی ہے ان کے نزدیک

(۱) یہ جماعت دعویٰ کرتی ہے کہ اس کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی

• خدا تھے
• خدا کا بیٹا تھے
• خدا کا باپ تھے
• تمام انبیاء سے بشمول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل اور برتر تھے
• ان کی وحی کے مقابلہ میں حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی شئی نہیں
• ان کی عبادت کی جگہ (بیت الذکر) عزت و احترام میں خانہ کعبہ کے برابر ہے۔
• قادیان کی سرزمین مکہ مکرمہ کے ہم مرتبہ ہے۔
• قادیان سال میں ایک مرتبہ جانا تمام گناہوں کی بخشش کا موجب بنتا ہے۔
• اور حج بیت اللہ کی بجائے قادیان کے جلسہ میں شمولیت ہی حج ہے

میں بحیثیت سربراہ جماعت احمدیہ عالمگیر یہ اعلان کرتا ہوں کہ یہ سارے الزامات سراسر جھوٹے اور کھلم کھلا افتراء ہیں ان مذکورہ عقائد میں سے ایک عقیدہ بھی جماعت احمدیہ کا عقیدہ نہیں

لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ۔

ب:۔ بانی سلسلہ احمدیہ کی عمومی تکذیب کے علاوہ ان کی مقدس ذات سے دنیا کو بالخصوص مسلمانوں کو متنفر کرنے کے لئے حسب ذیل مکروہ الزامات بھی لگائے جا رہے ہیں کہ بانی سلسلہ احمدیہ نے ختم نبوت سے صریحاً انکار کیا

• قرآن مجید کی لفظی و معنوی تحریف کی
• روضۂ رسول کی توہین کی اور اسے نہایت متعفن اور حشرات الارض کی جگہ قرار دیا۔
• حضرت امام حسینؓ کی توہین کی اور ان کے ذکر کو گوہ یعنی ٹٹی کا ڈھیر قرار دیا۔
• جھوٹے مدعیان نبوت کا مطالعہ کرکے دعویٰ نبوت کیا۔
• انگریز کے ایماء پر اسلامی نظریہ جہاد کو منسوخ کیا۔
• شرعی نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور نئی شریعت لے کر آئے اور قرآن کریم کے مقابل پر احمدیوں کی کتاب "تذکرہ" ہے جسے وہ قرآن کے ہم مرتبہ قرار دیتے ہیں

میں بحیثیت امام جماعت احمدیہ عالمگیر اعلان کرتا ہوں کہ یہ سب الزامات بھی سراسر جھوٹے اور افتراء ہیں اور ان میں ایک بھی سچا نہیں۔

لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ

ج:۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ذات پر گند اچھالنے کی خاطر مزید کہا گیا کہ

• وہ دھوکہ باز اور بے ایمان آدمی ہے۔
• انہیں گھر کا مال غبن کرنے کی پاداش میں والد نے گھر سے نکال دیا تھا۔
• ان کی اکثر پیشگوئیاں اور مبینہ وحی الٰہی جھوٹ کا پلندہ ہیں۔
• انگریز نے مرزا غلام احمد قادیانی کو لاکھوں ایکڑ زمینیں دیں۔

میں جماعت احمدیہ عالمگیر کی نمائندگی میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ یہ سب باتیں سراسر جھوٹ اور افتراء کا پلندہ ہیں۔

لعنۃ اللہ علی الکاذبین

د:۔ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے علاوہ جماعت احمدیہ پر جو دیگر عمومی الزامات لگائے جاتے ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

• جماعت احمدیہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے۔
• ملت اسلامیہ کی دشمن ہے۔
• عالم اسلام کے لئے ایک سرطان ہے۔
• انگریز اور یہودیوں کی اسلام دشمن سازش ہے۔
• اسرائیل اور یہودیوں کی ایجنٹ ہے۔
• امریکہ کی ایجنٹ ہے۔
• اس جماعت اور روس میں خفیہ مذاکرات کے ذریعہ تعلقات قائم ہو چکے ہیں۔
• نام نہاد اسرائیلی فوج کے اندر اس کا وجود ایک کھلا راز ہے۔
• قادیانی شرپسندی کے لئے اسرائیل میں ٹریننگ لیتے ہیں
• چھ سو پاکستانی قادیانی اسرائیلی فوج میں بھرتی ہو گئے
• جرمنی میں چار ہزار قادیانی گوریلا تربیت حاصل کر رہے ہیں

میں بحیثیت سربراہ جماعت احمدیہ عالمگیر اعلان کرتا ہوں کہ یہ سب باتیں سرتاپا جھوٹ اور جھوٹ کے سوا کچھ نہیں۔

لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ

ہ:۔ ان الزامات کے علاوہ حسب ذیل نہایت مکروہ الزام بھی جماعت احمدیہ پر لگائے جاتے ہیں۔

• احمدیوں کا کلمہ الگ ہے اور مسلمانوں والا کلمہ نہیں
• جب احمدی مسلمانوں والا کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھتے ہیں تو دھوکہ دینے کی خاطر پڑھتے ہیں اور محمدؐ سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی لیتے ہیں۔
• احمدیوں کا خدا وہ خدا نہیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کا خدا ہے۔
• قادیانی جن ملائکہ پر ایمان لاتے ہیں وہ وہ ملائک نہیں جن کا قرآن و سنت میں ذکر ملتا ہے۔
• قادیانیوں کے رسول بھی مختلف ہیں۔
• ان کی عبادت بھی اسلام سے مختلف۔
• ان کا حج بھی مختلف۔
• غرضیکہ تمام بنیادی اسلامی عقائد میں قادیانیوں کے عقائد قرآن و سنت سے جدا اور الگ ہیں۔

میں بحیثیت سربراہ جماعت احمدیہ عالمگیر اعلان کرتا ہوں کہ یہ الزامات سراسر جھوٹ اور افتراء ہیں اور کوئی ایک بھی ان میں سے سچا نہیں۔ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ۔

و:۔ جہاں تک پاکستان میں قومی اور ملی نقطۂ نگاہ سے احمدیوں کے خلاف نفرت پھیلانے کا تعلق ہے حسب ذیل پروپیگنڈہ کیا

جارہا ہے۔

• قادیانی عقیدہ کے مطابق پاکستان اللہ کی مرضی کے خلاف بنا ہے

• مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی) نے پاکستان توڑنے کا عہد کیا تھا۔

• تمام قادیانی اکھنڈ ہندوستان کے متعلق مرزا بشیر الدین محمود احمد کی پیشگوئی کو پورا کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔

• لیاقت علی خان کو ایک قادیانی نے قتل کیا تھا۔

• قادیانیوں نے ملک میں خانہ جنگی کا منصوبہ تیار کر رکھا ہے۔

• قادیانی پاکستان کی سلامتی کے خلاف مسلسل سازشوں میں مصروف ہیں۔

• ملک میں موجودہ بدامنی قادیانی سازش کا نتیجہ ہے۔

• کراچی کے ہنگاموں کے پیچھے قادیانیوں کا ہاتھ ہے۔

• کراچی میں قادیانیوں نے کرفیو کے دوران دکانیں جلائیں۔

• بادشاہی مسجد کا واقعہ (جس میں دیوبندیوں اور بریلویوں کی آپس میں لڑائی ہوئی) قادیانیوں کی سازش ہے۔

• قادیانیوں نے پانچ صد علماء کے قتل کا منصوبہ بنایا۔

• ملک میں بموں کے دھماکے، فرقہ واریت، لسانی تعصبات اور تخریبی واقعات کے پیچھے قادیانی جماعت کا ہاتھ ہے۔

• اوجڑی کیمپ میں دھماکہ قادیانی افسروں نے کروایا ہے۔

• سانحہ راولپنڈی واسلام آباد (اوجڑی کیمپ) سے دو روز قبل قادیانی اس علاقہ کو چھوڑ چکے تھے۔

• ربوہ میں روسی ساخت کا اسلحہ بھاری تعداد میں موجود ہے۔

• قادیانی ربوہ میں نوجوانوں کو روسی اسلحہ سے مسلح کر کے ملک میں تخریب کاری کی تربیت دے رہے ہیں۔

• قادیانی افسر نے ایٹمی راز چوری کر کے اسرائیل کو دئے۔

میں بحیثیت سربراہ جماعت احمدیہ عالمگیر اعلان کرتا ہوں کہ یہ تمام الزامات اوّل تا آخر جھوٹ اور افتراء کا پلندہ ہیں اور ان میں رتی بھر صداقت نہیں۔

لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْن

س ۶:۔ جماعت احمدیہ کے موجودہ امام یعنی اس عاجز کے متعلق حسب ذیل پروپیگنڈہ کیا جارہا ہے کہ موجودہ امام جماعت احمدیہ

• اسلم قریشی نامی ایک شخص کے اغواء اور قتل میں ملوث ہے

• غیر مسلم حکومتوں کا آلہ کار بنا ہوا ہے۔

• فرضی نام اور فرضی پاسپورٹ پر مع اہل وعیال ملک سے فرار ہوا۔

• لندن میں روسی سفیر سے طویل ملاقات کی

• نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام کے ہمراہ اسرائیل کا دورہ کیا

میں بحیثیت امام جماعت احمدیہ اعلان کرتا ہوں کہ یہ تمام الزامات کلیۃً جھوٹے اور افتراء ہیں اور ان میں کوئی بھی صداقت نہیں۔ لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْن۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر معاندین احمدیت کے مذکورہ بالا الزامات غلط ہیں اور احمدیت وہ نہیں جو اوپر بیان کی گئی ہے تو پھر جماعت احمدیہ کے دعویٰ کے مطابق اس کے عقائد کیا ہیں؟

میں جماعت احمدیہ عالمگیر کی نمائندگی میں بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے وہ الفاظ دہراتا ہوں جو احمدیت کے عقائد پر کھلی کھلی روشنی ڈالتے ہیں اور مخالفین احمدیت کو پھر یہ واضح چیلنج دیتا ہوں کہ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے وہ عقائد نہیں جو حسب ذیل تحریر میں بیان کئے گئے ہیں تو اُن کے جھوٹا ہونے کا واشگاف اور کھلے کھلے الفاظ میں اعلان کریں۔ اور لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہیں۔

بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور روز حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جل شانہٗ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور اسی پر مریں اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے ان سب پر ایمان لاویں اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالحین کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا اور وہ امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں ان سب کا ماننا فرض ہے اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔"

(ایام الصلح ۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۲۳)

"میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام **محمدؐ** ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس **عالی مرتبہ کا نبی** ہے اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا وہ **توحید** جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اُس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو **تمام انبیاء اور تمام اوّلین و آخرین پر فضیلت بخشی** اور

اس کی مرادیں اس کی زندگی ہیں اس کو دیں وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذریت شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۱۸-۱۱۹)

یہ ہے جماعت احمدیہ کا عقیدہ اور مذہب! اور یہ ہے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا وہ مقام جو ان کا اصلی اور حقیقی مقام ہے جو شخص بھی اس کے سوا کسی اور مذہب کو جماعت احمدیہ کی طرف منسوب کرنے کی جسارت کرتا ہے وہ سراسر ظلم اور افتراء سے کام لیتا ہے اور بحیثیت امام جماعت احمدیہ یہ دعوت دیتا ہوں کہ اگر کوئی شخص مذکورہ بالا عبارت پڑھ لینے کے بعد بھی اپنے معاندانہ موقف پر قائم رہے اور جماعت پر جھوٹے الزام لگانے سے باز نہ آئے تو ایسا شخص خواہ حکومت پاکستان سے تعلق رکھتا ہو یا کسی اور حکومت سے رابطہ عالم اسلامی سے تعلق رکھتا ہو یا علماء کے کسی گروہ سے (سیاسی) جماعت سے تعلق رکھتا ہو یا غیر سیاسی شخصیت ہو غرضیکہ ہر وہ شخص جو کسی گروہ کی نمائندگی کرتا ہو میرے مباہلہ کے چیلنج کو قبول کرے اور حسب ذیل دعا میں میرے ساتھ شریک ہو اور اپنے اہل و عیال، اپنے مردوں اور عورتوں اور ان تمام متبعین کو بھی اپنے ساتھ شریک کرے جو اس کی ہمنوائی کا دم بھرتے ہیں اور فریق ثانی بن کر مباہلہ کے اس چیلنج پر دستخط کرے اور اس کا اعلان عام کرے اور پھر ہر ممکنہ ذریعہ سے اس کی تشہیر کرے۔

اے قادر و توانا، عالم الغیب والشہادہ خدا! ہم تیری جبروت اور تیری عظمت اور تیرے وقار اور تیرے جلال کی قسم کھا کر اور تیری غیرت کو ابھارتے ہوئے تجھ سے یہ استدعا کرتے ہیں کہ ہم میں سے جو فریق بھی ان دعاوی میں سچا ہے جن کا ذکر اوپر گذر چکا ہے اس پر دونوں جہان کی رحمتیں نازل فرما، اس کی ساری مصیبتیں دور کر اس کی سچائی کو ساری دنیا پر روشن کر دے اس کو برکت پر برکت دے اور اس کے معاشرہ سے ہر فساد اور ہر شر کو دور کر دے اور اس کی طرف منسوب ہونے والے ہر بڑے اور چھوٹے مرد و عورت کو نیک چلنی اور پاکبازی عطا کر اور سچا تقویٰ نصیب فرما اور دن بدن اس سے اپنی قربت اور پیار کے نشان پہلے سے بڑھ کر ظاہر فرما تاکہ دنیا خوب دیکھ لے کہ تو ان کے ساتھ ہے اور ان کی حمایت اور ان کی پشت پناہی میں کھڑا ہے اور ان کے اعمال ان کی خصلتوں اور اٹھنے اور بیٹھنے اور اسلوب زندگی سے خوب اچھی طرح جان لے کہ یہ خدا والوں کی جماعت ہے اور خدا کے دشمنوں اور شیطانوں کی جماعت نہیں ہے۔

اور اے خدا تیرے نزدیک ہم میں سے جو فریق جھوٹا اور مفتری ہے اس پر ایک سال کے اندر اندر اپنا غضب نازل فرما اور اسے ذلت اور نکبت کی مار دے کر اپنے عذاب اور قہری تجلیوں کا نشانہ بنا اور اس طور سے ان کو اپنے عذاب کی چکی میں پیس اور مصیبتوں پر مصیبتیں ان پر نازل کر اور بلاؤں پر بلائیں ڈال کہ دنیا خوب اچھی طرح دیکھ لے کہ ان آفات میں بندے کی شرارت اور دشمنی اور بغض کا دخل نہیں بلکہ محض خدا کی غیرت اور قدرت کا ہاتھ یہ سب عجائب کام دکھلا رہا ہے اس رنگ میں اس جھوٹے گروہ کو سزا دے کہ اس سزا میں مباہلہ میں شریک کسی فریق کے مکر و فریب کے ہاتھ کا کوئی بھی دخل نہ ہو اور وہ محض تیرے غضب اور تیری عقوبت کی جلوہ گری ہو تاکہ سچے اور جھوٹے میں خوب تمیز ہو جائے اور حق اور باطل کے درمیان فرق ظاہر ہو اور ظالم اور مظلوم کی راہیں جدا جدا کر کے دکھائی جائیں اور ہر وہ شخص جو تقویٰ کا بیج اپنے سینہ میں رکھتا ہے اور ہر وہ آنکھ جو اخلاص کے ساتھ حق کی متلاشی ہے اس پر معاملہ مشتبہ نہ رہے اور ہر اہل بصیرت پر خوب کھل جائے کہ سچائی کس کے ساتھ ہے اور حق کس کی حمایت میں کھڑا ہے۔ آمین یا رب العالمین۔

دستخط

فریق ثانی	فریق اول
بانی سلسلہ احمدیہ کے وہ تمام مکفرین و مکذبین جو پوری شرح صدر اور ذمہ داری کے ساتھ عواقب سے باخبر ہو کر اس مباہلہ کا فریق ثانی بننا منظور کرتے ہیں۔	(امام جماعت احمدیہ عالمگیر دنیا بھر کے احمدی مرد و زن چھوٹے بڑے کی نمائندگی میں) مرزا طاہر احمد (ابن) مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ عالمگیر جمعۃ المبارک ۱۰ جون ۱۹۸۸ء

بقیہ صفحہ اول

احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اور جملہ درویشان کرام و احباب جماعت بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے"
(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش:۔ گلوب ریفریجریشن ۲/۷ رابندرا سرانی کلکتہ ۷۳ ۷۰۰۰ فون ۲۷-۰۳۴۱ گرام = GLOBE XPORT

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش:۔ عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید ساڑی مارٹ صالح پور کٹک (اڑیسہ)

کشمیر میں قبر مسیح کے متعلق

ڈائریکٹر آثار قدیمہ کشمیر ممتاز مؤرخ ڈاکٹر فدا محمد حسنین صاحب کا حقیقت افروز بیان

از قلم مکرم مولوی ضیاء الدین صاحب شمس انچارج مبلغ آندھرا پردیش حیدر آباد

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منجملہ علامات مسیح موعود و مہدی علیہ السلام کی جو بیان فرمائی تھیں، ان میں سے ایک یکسر الصلیب بھی ہے۔ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن مجید اور احادیث سے اس بات کو ثابت کر دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کی طرح طبعی عمر گزار کر مولائے حقیقی سے جا ملے۔ جس کے نتیجہ میں عیسائیت کا پہاڑ زمین بوس ہو گیا۔ ابتداء میں لوگوں نے مخالفت کی کہ یہ نظریہ غلط ہے۔ لیکن اب زمانہ حقیقت کی طرف آرہا ہے اور تحقیق کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا اعلان کیا جا رہا ہے۔ یہ وہی اعلان ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال قبل فرمایا تھا کہ:-

ان ربنا حیّ لا یموت و
ان عیسیٰ اتی علیہ الفناء۔
(اسباب النزول ص ۵۳)

ترجمہ:- یقیناً ہمارا رب زندہ ہے کبھی نہیں مرتا مگر عیسیٰ وفات پا چکے ہیں۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے آخری ایام میں جب حالت تشویشناک ہو گئی تو انصار بیقراری سے مسجد نبویؐ کے گرد گھومتے پھرتے تھے۔ حضرت عباسؓ نے انصار کی اس کیفیت کو حضورؐ کے سامنے پیش کیا جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس حضرت علی المرتضیٰؓ اور حضرت فضلؓ کا سہارا لئے باہر تشریف لائے۔ یہ بڑا دردناک منظر تھا۔ سر مبارک پر پٹی بندھی تھی۔ اور کمزوری اور نقاہت کا یہ عالم کہ منبر کے پہلے زینہ پر ہی بیٹھ گئے۔ تمام صحابہ پروانوں کی طرح شمع کے گرد جمع ہو گئے جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دلوں کو ہلا دینے والا خطبہ ارشاد فرمایا۔

یا ایھا الناس بلغنی انکم تخافون من موت نبیکم ھل خلد نبی قبلی فیمن بعث الیہ فاخلد فیکم الا انی لاحق بربی۔
(المواہب اللدنیہ صفحہ ۳۶۸ جلد ۳)

اے لوگو! مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تم اپنے نبی کی موت سے خوفزدہ ہو کیا مجھ سے پہلے مبعوث ہونے والا کوئی نبی کبھی ایسا گزرا ہے جو غیر طبعی عمر پا کر ہمیشہ زندہ رہا ہو کہ میں ہمیشہ زندہ رہ سکوں گا؟ یاد رکھو کہ میں اپنے رب سے ملنے والا ہوں۔

آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کا اتنی تحدی سے اس طرح ارشاد فرمانے کے باوجود اگر آپ کی امت کے افراد حیات مسیح کا عقیدہ رکھیں تو مقام غور و فکر ہے کہ کس منہ سے شفیع المذنبین کی شفاعت کے طلبگار ہوں گے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس پیش کردہ دعویٰ کو کہ

ابن مریم مر گیا حق کی قسم
داخل جنت ہوا وہ محترم

بزرگان سلف اور خاص طور پر صحابہ کرام اس کی تائید فرما رہے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کی تاریخ تک کا تعین کیا گیا ہے۔

حضرت امام حسن علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا تعین فرمایا۔ حضرت امام حسن علیہ السلام نے اپنے والد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شہادت پر فرمایا۔

لقد قبض فی اللیلۃ التی عرج فیھا بروح عیسیٰ ابن مریم لیلۃ سبع و عشرین من رمضان۔
طبقات ابن سعد جلد ۳ صفحہ ۳۹

یعنی امیر المومنین حضرت علیؓ اس رات فوت ہوئے جس رات حضرت عیسیٰ ابن مریم کی روح اٹھائی گئی تھی یعنی ستائیس رمضان کی رات۔

اس اعلان کی موجودگی میں آج کل کے نام نہاد علماء اور پادریوں کے بیانات کی کیا اہمیت رہ جاتی ہے ہاں اتنا ضرور کہ بعض شاعروں نے اس عقیدہ پر طنز کئے کہ

چرخ چہارم پہ رہا جان بچا کر عیسیٰ
ہو سکا نہ وہ [illegible] ہیاروں کا

اور آج تو زمانہ ایسا آگیا کہ

اترنے والے نہ ابھی تک راہ سے اترے
تڑپنے والے تڑپ کر فلک کو چھو آئے

بہر کیف اس عقیدہ کی بزرگان ہمیشہ تردید کرتے رہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر بجسم عنصری زندہ ہیں۔

سعودی عرب میں بھی وفات مسیح کا اعلان

بارہویں صدی ہجری کے مجدد اور سعودی عرب کے مذہبی پیشوا حضرت محمد عبد الوہاب نجدی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مختصر سیرت الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بیان فرمایا کہ حضرت جارود بن المعلیؓ اپنی قوم کو سمجھانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے تو انہوں نے فرمایا لوگو! تم موسیٰ کو کیا سمجھتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ وہ خدا کے پیغمبر ہیں۔ پھر حضرت جارودؓ نے پوچھا کہ تم حضرت عیسیٰ کو کیا جانتے ہو؟ انہوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ وہ خدا کے رسول ہیں۔ اس پر حضرت جارودؓ نے فرمایا

انا اشھد ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ عاش کما عاشوا و مات کما ماتوا۔

میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ آپ نے ویسے ہی زندگی گزاری جس طرح حضرت موسیٰ و عیسیٰ زندہ رہے اور اسی طرح فوت ہوئے جیسے حضرت موسیٰ اور عیسیٰ وفات پا گئے۔

(ترجمہ از مختصر سیرت الرسول صفحہ ۲۲۹ مطبع السنۃ المحمدیۃ القاہرہ)

جموں کشمیر کے محکمہ آثار قدیمہ کے ڈائریکٹر نے بھی وفات مسیح کا اعلان کر دیا

حیدر آباد کے کثیر الاشاعت مسلم روزنامہ میں سرورق پر خبر شائع ہوئی ہے۔ قارئین کے افادہ کے لئے پیش ہے۔ جس میں جموں کشمیر کے آثار قدیمہ کے ڈائریکٹر جناب فدا حسنین صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مزار کو پیش کر دیا ہے۔ اور یہ وہی تحقیق ہے جو حضرت امام مہدی علیہ السلام نے ۹۰ سال قبل اپنی تصنیف لطیف "مسیح ہندوستان میں" پیش فرمائی۔ ملاحظہ فرمائیں۔

کشمیر میں حضرت عیسیٰ کا مزار

نئی دہلی ۱۰ جولائی (رائٹر۔ یو این آئی) کیا عیسیٰ فی الواقع وادی کشمیر آئے تھے۔ ممتاز مؤرخ فدا حسنین نے حضرت عیسیٰ مسیح کی زندگی پر اپنی تازہ کتاب "دی ففتھ گوسپل" میں دعویٰ کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے وادی کشمیر کا دورہ کیا تھا اور کشمیر کے [illegible] شالیباہن سے ملاقات کی تھی جب کہ شالیباہن ۳۹ء سے ۵۰ء تک کشمیر کا حکمران تھا۔ اپنے دعویٰ کے ثبوت میں فدا حسنین نے سنسکرت کی مشہور کتاب بھوشیہ پوران کا حوالہ دیا جو ۱۱۵ء میں لکھی گئی تھی۔ جس کے مطابق شاہ کشمیر نے اپنے دور حکمرانی میں ہی ہمالیہ کا دورہ کیا تھا جس کے دوران وانگی کے مقام پر اس نے سفید رنگت کی ایک ایسی برگزیدہ ہستی سے ملاقات کی تھی جو سفید پوشاک میں ملبوس تھے۔ جب شالیباہن نے ان سے نام دریافت کیا تو اس ہستی نے بتایا کہ مجھے خدا کے بیٹے اور کنواری کے بطن سے پیدا ہونے والے کی حیثیت سے پہچانا جاتا ہے۔ مسٹر فدا حسنین نے جو جموں و کشمیر کے محکمہ آثار قدیمہ کے ڈائریکٹر بھی ہیں اس بات کا بھی دعویٰ کیا کہ حضرت عیسیٰ کی سری نگر شہر کے روضہ بل خانیار میں تدفین عمل میں آئی تھی۔ سری نگر میں ان کے مدفن کے بارے میں تفصیلات جاننے کے لئے اسرائیل۔ مغربی جرمنی۔ برطانیہ اور دیگر ممالک سے بے شمار ماہرین نے کشمیر وادی کا دورہ کیا تھا۔ گذشتہ سال مغربی جرمنی کی ایک اعلیٰ سطحی ٹیم نے اس مقام کا دورہ کیا تھا۔ لیکن مقامی عوام نے انہیں مزار شریف میں داخل ہونے سے روک دیا گیا۔

(روزنامہ سیاست حیدرآباد ۱۱ جولائی ۱۹۸۸ء)

یہ ہے وہ اعلان جو آج ہر ذی شعور اور محقق کر رہا ہے۔

وفات مسیح کے متعلق حضرت امام آخر الزمان علیہ السلام کی عظیم الشان پیشگوئی حضرت

(باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۱۱ پر)

منقولات

مرزا طاہر احمد نے جنرل ضیاء شریعت کورٹ کے ججوں اور تمام علماء کو مباہلہ کا چیلنج کر دیا

یہ مباہلہ تحریری ہوگا ایک سال کے اندر دنیا دیکھ لیگی کہ سچا کون ہے۔ جماعت احمدیہ کی جاری کردہ پریس ریلیز میں دعویٰ

لندن (ملت رپورٹ) لندن میں مقیم جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے جنرل ضیاء اور شریعت کورٹ کے ججوں اور تمام معروف علمائے کرام کے نام تحریری مباہلہ کا چیلنج ارسال کر دیا ہے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے جاری کردہ ایک پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ مرزا طاہر احمد نے ۱۰ رجون کے اپنے خطبہ میں مباہلہ کا چیلنج دیا تھا اس کو تحریری طور پر پاکستان کے حکمران جنرل ضیاء الحق، پاکستان شریعت کورٹ کے تمام ججوں بڑے بڑے سکالروں اور علماء کرام کو بھجوایا جا رہا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ یہ مباہلہ تحریری ہو گا۔ جس میں فریق اوّل کی حیثیت سے جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد ہوں گے جو پوری جماعت کی نمائندگی کریں گے اور ان کے مقابلے میں جنرل ضیاء شریعت بنچ کا کوئی جج یا کوئی بھی عالم آسکتا ہے۔ پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ جو کوئی تحریری مباہلہ کے لئے مرزا طاہر احمد کے مقابلے میں آنا چاہے وہ اس چیلنج پر دستخط کرے جو انہیں بھجوایا جا رہا ہے پھر اس کا اعلان کرے اور اس کی اچھی طرح تشہیر کرے۔ پریس ریلیز میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ مباہلہ کے چیلنج کو قبول کرنے کے ایک سال کے اندر اندر دنیا واضح طور پر دیکھ لے گی کہ سچا کون ہے۔ مرزا طاہر احمد کی طرف سے تحریری چیلنج ان کے بڑے حریف مولانا منظور چنیوٹی کو بھی ارسال کیا جا رہا ہے جنہوں نے پہلے ہی اس مباہلہ کے چیلنج کو قبول کر لیا تھا اور اخبارات میں شائع ہونے والے بیانات میں کہا تھا کہ وہ دنیا میں کسی بھی جگہ مباہلہ کے لئے تیار ہیں یہ چیلنج برطانیہ میں مقیم علماء دین کو ارسال کیا جا رہا ہے جن میں ختم نبوت مشن گلاسگو کے صدر شیخ عبد الغنی بھی شامل ہوں گے۔ (روزنامہ ملت لنڈن ۹-۱۰ رجولائی ۱۹۸۸ء)

(نوٹ:- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصویر کے ساتھ یہ خبر صفحہ اوّل پر شائع ہوئی ہے۔ ایڈیٹر)

مولانا اسلم قریشی ۵ سالہ پراسرار گمشدگی کے بعد

ایران سے وطن واپس آگئے

گھریلو پریشانیوں، مذہبی عقائد اور ملکی حالات سے دلبرداشتہ ہو گیا تھا

دو سال پہلے گھر والوں کو اپنے بارے میں خط بھی لکھا تھا۔ مجھے علم نہ تھا کہ میرے لئے اتنی بڑی تحریک چل سکتی ہے: مولانا اسلم قریشی!

لاہور (رپورٹنگ ڈیسک) مولانا اسلم قریشی ۵ سال تک روپوش رہنے کے بعد دو روز قبل اچانک پاکستان واپس آگئے .... انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب مسٹر نثار چیمہ نے گزشتہ روز ایک پریس کانفرنس میں مولانا اسلم قریشی کی موجودگی میں بتایا کہ ۵ سال پہلے مولانا اسلم قریشی اپنے گھر سے سیالکوٹ کے ایک قریبی گاؤں معراج کے میں تقریر اور خطبہ جمعہ دینے گئے لیکن واپس نہیں آئے۔ اس پر مقامی ختم نبوت کی تنظیم کے لوگوں نے کہا کہ انہیں اغوا کر لیا گیا۔ اس پر تفتیش ہوئی۔ خصوصی تحقیقاتی ٹیمیں تشکیل دی گئیں ان کی واپسی میں تھوڑی بہت ہماری کوششیں بھی ہیں۔ مولانا کی کہانی یہ ہے کہ وہ گھریلو پریشانیوں کی وجہ سے اور کچھ اپنے مذہبی عقائد کی وجہ سے ملک سے چلے گئے۔ ان کا خیال یہ تھا کہ وہ اس ملک میں اپنے مذہبی عقائد کے مطابق نہیں رہ سکتے اور نہ ہی وہ کچھ کر سکتے ہیں جو وہ کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں انہوں نے جو کچھ بتایا اس کے مطابق یہ اپنی ذہنی پریشانی کے سبب یہاں سے نکلے اور ۱۸ ماہ بعد ایران پہنچے۔ ہم نے ان کے بیٹے اور بھائی کو بلایا کہ وہ یہ شناخت کرلیں کہ آیا یہ واقعی مولانا اسلم قریشی ہی ہیں۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ہم نے انہیں کسی ایک ملک یا محدود علاقے میں نہیں ڈھونڈا ہمیں جہاں بھی اطلاع ملی ہم نے انہیں ڈھونڈنے کی کوشش کی اس کے نتیجے میں یہ پتہ چل گیا کہ یہ ایران میں ہیں۔ لیکن اب یہ اپنی مرضی سے اسی طرح واپس آگئے ہیں۔ جس طرح یہ اپنی مرضی سے چلے گئے تھے۔ اور یہ سب سے پہلے ہمارے پاس ہی آئے ہیں۔ ان کی واپسی کا ہمیں اسی وقت ہی پتہ چلا جب یہ ہمارے پاس واپس پہنچے۔

مولانا اسلم قریشی نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ ملک سے چلے جانا میری اصلاحی مہم کا نتیجہ تھا۔ اس کی میں نے پہلے سے منصوبہ بندی کر رکھی تھی۔ میں چونکہ دین سے محبت رکھتا تھا اور ملک سے بھی محبت تھی اور میرا خیال یہ تھا کہ یہ ملک جو اسلام کے نام پر بنا ہے۔ اس میں ناموس رسالت محفوظ نہ ہو تو ایک سچے مسلمان کا رہنا دشوار ہے۔ میرے پاس کوئی ایسی طاقت یا چیز نہیں تھی، جس سے میں یہ سب کچھ روک سکتا۔ میں دوستوں سے وقتاً فوقتاً اس سلسلے میں صلاح مشورہ بھی کرتا رہا اور اس نتیجہ پر پہنچا کہ مجھ سے یہ سب کچھ برداشت نہیں ہوتا۔ پاکستان کے مسلمان دنیا کے بہترین مسلمان ہیں مگر ان کو بہترین لیڈر ملے تو یہ اس کی قیادت میں اس ملک کو مثالی اسلامی ریاست بنا سکتے ہیں۔ میرے یہاں سے جانے کی دوسری وجہ میری اقتصادی بدحالی اور گھریلو پریشانیاں تھیں۔ ان کی وجہ سے میں گھر سے پریشان ہو گیا تھا اور معراج کے جہاں میں نے رات تقریر کی اس کے قریب ایک جگہ میں نے سائیکل کھڑی کی اور اس کی چابی ایک دوست کو دی اور معراج کے جانے کی بجائے وہاں سے ایک بس میں سوار ہوا اور سٹی بس سٹاپ پہنچا۔ جہاں سے میں لاہور آیا لاہور سے ملتان گیا۔ ملتان سے سکھر اور سکھر سے ایک چھوٹے سے ریلوے اسٹیشن پر جس کا نام مجھے نہ یاد ہے نہ معلوم ہے اُترا جہاں سے دو تین روپے دے کر بھٹ شاہ میں شاہ عبد اللطیف بھٹائی کے مزار پر پہنچا۔ وہاں مزار کے ساتھ مسجد میں ٹھہرا۔ کچھ عرصہ دن اس طرح گزر گئے وہاں ایک درخت تھا جس کے بارے میں مجھے لوگوں نے بتایا کہ حضرت نے یہاں چلہ کشی کی تھی وہاں ایک چوکیدار نے مجھ سے بڑی محبت کی۔ سو روپے بھی دیئے اس دوران میں نے ان سے پوچھا کہ میں چلہ کشی کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے کوئی ایسی جگہ بتائیں جہاں میں چلہ کشی کر سکوں انہوں نے مجھے لکی شاہ کے مزار کے بارے میں بتایا جو کچھ دور پہاڑوں کے درمیان میں تھا۔ وہاں پہنچا لباس بدلا تہبند پہنا۔ وہاں پینے کی بجائے بارش کا پانی اکٹھا تھا۔ [illegible] ہوئے تھے۔ میں نے چند دن پہاڑوں میں گزارا۔ میرے پاس [illegible] ماچس نہ لکڑی جیسے کسی چرند پرند سے کوئی خطرہ نہیں تھا۔ [illegible] سکا جو میری منزل تھی۔ ایک پہاڑ پر گیا۔ لوگوں نے بتایا یہاں ہزاروں [illegible] کا مزار ہے۔

رات اس پہاڑ پر گزاری صبح وہاں سے نکلا تو بائیں طرف سڑک پر ایک مزار دیکھا۔ ۷، ۸ دن وہاں رہا۔ واپس شاہ عبد اللطیف بھٹائی کے مزار پر پہنچا۔ پھر انہیں چوکیدار دوستوں نے مجھے سو روپے دیئے۔ میں وہاں سے چل پڑا صحرا لی اور پہاڑی راستوں پر چلتا رہا۔ جو مسجد ملتی وہاں تین چار روز رہتا۔ کبھی سواری میسر آتی۔ کبھی پیدل چلتا۔ گوادر پہنچا۔ وہاں رمضان کے روزے رکھے۔ وہاں میری موجودگی میں جامع مسجد میں میرے اغوا گمشدگی اور بازیابی کے بارے میں تقریریں ہوتیں میں وہاں اپنے اغوا کی خبریں بھی پڑھتا رہا وہاں ایک ڈاکٹر صاحب سے میری دوستی ہو گئی میں نے سب کو اپنا اصل نام بتایا اور وہ محمد اسلم قریشی تھا۔ لیکن کسی کو مولانا اسلم قریشی کہہ کر اپنا تعارف نہیں کرایا۔ ڈاکٹر صاحب مجھے تبلیغی اجتماعات میں بھی لے جاتے تھے انہوں نے مجھے چار پانچ سو روپے بھی دیئے اور کہا کہ اپنے بچوں میں واپس چلے جاؤ۔ میں وہاں سے ایک گاؤں آگیا۔ (باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۱۰ پر)

(قسط دوم)

موجودہ دورِ مظلومیت میں جماعت احمدیہ کا مثالی کردار

تقریر مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۷ء

معزز سامعین! یہ خوفناک سازش تھا جس کو ہمارے پیارے امام نے خدا تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت کے ساتھ ناکام کر کے ہجرت فرمائی۔ اور یہ لائحہ عمل تھا جو آپ نے اس دور ابتلاء کے آغاز میں اپنی مظلوم اور بے بس جماعت کو دیا تھا۔ تین سالہ تاریخ شاہد ہے کہ جماعت اپنے امام عالی مقام کی قیادت میں اس لائحہ عمل پر بفضلہ تعالیٰ اپنی تمام تر کوششوں کو بروئے کار لا رہی ہے۔ آج کی مجلس میں اس کی مختصر روئداد پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ جو زیادہ تر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کے اقتباسات پر ہی مشتمل ہے۔

اس نازک دور ابتلاء میں پاکستان میں احمدیوں کی زبانوں پر تالے لگا دیئے گئے ہیں۔ قلموں کو کند کر دیا گیا ہے۔ تبلیغ پر پابندی ہے پریس کو سیل کر دیا گیا ہے اور دوسری طرف مخالف علماء کو کھلی چھوٹ ہے جو ہمارے جان سے عزیز پیاروں کو دن رات غلیظ گالیاں نکالتے ہیں۔ غلط عقائد ہماری طرف منسوب کیے جا رہے ہیں۔ ناپاک الزامات و اتہامات باندھے جا رہے ہیں۔ ہمارے خلاف غلط پروپیگنڈہ ریڈیو۔ ٹیلیویژن اور اخبارات و رسائل اور دیگر ذرائع ابلاغ سے دن رات کیا جا رہا ہے، غرضیکہ

سنگ و خشت مقید ہیں اور سگ آزاد

کا نقشہ ہے۔ پتھروں کو تو باندھ دیا گیا ہے اور کتوں کو آزاد چھوڑ دیا گیا ہے۔ دلآزاری کو آزاد کر دیا گیا ہے اور جوابی کارروائی کو بند کر دیا گیا ہے پھر اس کے علاوہ دنیاوی طور پر بھی سخت پریشان و ہراساں کیا جا رہا ہے۔ ملازمتوں سے برطرف کیا جا رہا ہے۔ اعلیٰ عہدوں سے نیچے لایا جا رہا ہے۔ بچوں کو تعلیم سے محروم کیا جا رہا ہے اور اخلاقی طور پر بھی ذلیل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کہیں برتن علیحدہ کیے جا رہے ہیں کہیں سوشل بائیکاٹ کیا جا رہا ہے۔ اموال و نفوس کا اتلاف کیا جا رہا ہے۔ اور قتل و غارتگری کا بازار گرم ہے۔ حتیٰ کہ ہجرت پر مجبور کیا گیا۔ یہ سب مظالم انتہائی صبر و تحمل کے ساتھ برداشت کئے جا رہے ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ تکلیف دہ اور جان لیوا ظلم یہ کیا جا رہا ہے کہ کلمہ طیبہ کو مسجد و محراب سے مٹایا جا رہا ہے۔ اور کلمہ طیبہ لکھنے والوں اور کلمہ کا بیج لگانے والے احمدیوں کو قید خانوں میں ڈال کر انتہائی اذیتیں پہنچائی جا رہی ہیں۔

پس آیئے دیکھیں کہ ابتلاء کے اس نازک دور میں خلافت حقہ نے جماعت احمدیہ کو کس طرح سنبھالا ہے اور پاکستان کے مظلوم احمدی کیا مثالی کردار پیش کر رہے ہیں اور پاکستان سے باہر کے احمدی کیا نمونہ پیش کر رہے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ربوہ سے لندن ہجرت کر جانے کے معاً بعد یکم مئی ۱۹۸۴ء کے پیغام میں پاکستان کے احمدیوں کو مخاطب کر کے فرمایا تھا۔

"مظلومیت ایک عظیم اور ناقابل تسخیر طاقت ہے۔ کسی قیمت پر اسے ظالمیت میں تبدیل نہیں کرنا۔ کسی کی طرف سے کوئی زیادتی آپ کو جواباً زیادتی پر آمادہ نہ کرے۔ آپ اس بات پر امین بنائے گئے ہیں کہ امن کو قائم رکھیں۔ آپ کی طرف سے شر نہیں بلکہ ہمیشہ خیر دوسروں کو پہنچے اور فساد پھیلانے والے نہ ہوں بلکہ سلامتی کے شہزادے بنیں۔"

بفضلہ تعالیٰ پاکستان کے احمدی ہر دکھ کو نہایت صبر و استقامت سے برداشت کرتے چلے جا رہے ہیں اور ہر شر کے مقابلہ پر خیر کے سامان کر رہے ہیں۔ اور ہر گالی کا جواب دعاؤں سے دیتے چلے جا رہے ہیں اور اس عظیم کردار سے اپنی مظلومیت کے حسن کی حفاظت کر رہے ہیں۔

ایک دوست نے ربوہ سے حضور انور کی خدمت میں لکھا:-

"ربوہ میں چند دن پہلے مختلف مولوی اور ان کے چیلے چانٹے اکٹھے ہوئے۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف اس قدر فحش کلامی کی جیسے کسی عورت کی زبان بے لگام ہو جائے ..... پھر یہ جلوس بازار سے گالیاں دیتا اور نہایت گندے بھنگڑے ڈالتا ہوا گزرا۔ اس وقت ہمارا کلیجہ شق ہوا جاتا تھا۔ لیکن ہم نے آپ کے جانے سے پہلے آپ کے ہاتھ پر صبر کی بیعت کی تھی اور اس بیعت کو ہم بھولے نہیں تھے۔ اور خدا کو حاضر ناظر جان کر یہ اقرار کیا تھا کہ ہم آپ کی اطاعت سے باہر نہیں نکلیں گے۔ لیکن جو اس وقت ربوہ کی حالت تھی وہ ناقابل بیان تھی۔ اچانک اس وقت میری نظر ایک غریب کھوکھے والے پر پڑی جو اس نظارے کو دیکھ کر رو رو کر نڈھال ہوا جاتا تھا اور اس کے بدن پر شدت گریہ سے رعشہ طاری تھا۔ یہ دیکھ کر دل قابو میں نہ رہا اور میں دوڑتا ہوا گھر چلا گیا تاکہ تنہائی میں اپنے مولیٰ کے حضور اپنے دل کا غبار نکال سکوں۔"

تو یہ ہے ظالموں کے بدترین ظلم کے خلاف جماعت احمدیہ کا ردعمل کہ

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں

اس ابتلاء میں جماعت احمدیہ ایک پاکیزہ روحانی انقلاب کے دور میں داخل ہو چکی ہے۔ چنانچہ مردوں عورتوں اور نوجوانوں۔ بوڑھوں حتیٰ کہ معصوم بچوں کے اندر بھی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے فرشتے دلوں میں ایک روحانی انقلاب برپا کر رہے ہیں۔ بعض دوستوں نے پاکستان کے احمدیوں کی عبادتوں میں غیر معمولی شغف کا ذکر کرتے ہوئے حضور کی خدمت میں لکھا کہ:-

"ایسے ایسے لوگ، ایسے ایسے نوجوان، جن کو کبھی سوائے عید، بقر عید کے، مسجد میں دیکھا ہی نہیں گیا تھا، اس کثرت سے مسجدوں میں آتے ہیں، اس کثرت سے مسجدیں بھر گئی ہیں کہ وہ جو پہلے بڑی نظر آیا کرتی تھیں، اب چھوٹی دکھائی دینے لگی ہیں۔"

ایک صاحب نے لکھا:-

"میں حیران ہوں کہ یہ مسجد جو بڑی کھلی تھی اور لوگ اس کے تھوڑے سے حصے میں سما جاتے تھے۔ اب جتنا زیادہ خوف پیدا کیا گیا ہے اور ڈرا کر خدا کی عبادت سے روکنے کی کوشش کی گئی ہے، اسی قوت کے ساتھ جذبۂ عبادت ابھرا ہے اور اس شان کے ساتھ ابھرا ہے کہ چھوٹے کیا اور بڑے کیا، جوان کیا اور بوڑھے کیا۔ سارے پانچوں وقت مسجد میں آتے ہیں بلکہ تہجد کے وقت بھی پہنچ رہے ہیں اور مسجد کا صحن بھر جاتا ہے۔ اور جہاں جوتیاں رکھی جاتی ہیں وہاں بھی لوگ سجدے کر رہے ہیں۔"

ایک اور دوست لکھتے ہیں:-

"میں نے بڑے بڑے جابر لوگوں اور بے حس نوجوانوں کو بے طرح بلکتے ہوئے اور مرغ بسمل کی طرح تڑپتے دیکھا ہے۔ ان کے بھیگے ہوئے چہروں پر رنج و غم اور عزم و امید کی ایسی گہری پرچھائیاں تھیں جو ہرگز قابل بیان نہیں۔ ناسمجھ بچے بھی جس طرح ارادتاً چیخ چیخ کر روتے اور دعائیں کرتے ہیں، اس کا اندازہ کچھ اسی سے لگا لیجئے کہ جمعۃ الوداع کی نماز کے آخری سجدے بڑے رقت انگیز تھے۔ لوگ حقیقتاً ایسے تڑپ رہے تھے جیسے بکرے ذبح کئے جا رہے ہوں۔ میں نے محسوس کیا کہ میرے پہلو میں میرا آٹھ سالہ بیٹا منور بھی بآواز بلند رو رہا تھا جب اس نے سجدے سے سر اٹھایا تو اس کی سجدہ گاہ آنسوؤں سے

تر تھی۔ میں تڑپ گیا اور اپنے رب سے کہا کہ خدایا! ان معصوم آنسوؤں کے صدقے ان تمام گڑگڑاتے ہوئے سجدوں کو قبول فرمالے۔"

(بدر ۲ر اگست ۱۹۸۴ء)

جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے، اس دورِ مظلومیت میں ظالموں کے ہر ظلم کو جماعت احمدیہ برداشت کرتی چلی آرہی ہے۔ لیکن ایک ظلم ایسا ہے جو ناقابلِ برداشت ہے اور وہ ہے حکومت کے کارندوں کی طرف سے کلمہ طیبہ پر سیاہی پھیرنے کا شرمناک ظلم۔ چنانچہ خود پاکستان کے اخبارات کی خبروں سے یہ شرمناک ظلم ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔

نوائے وقت لاہور نے اپنی ۳۰ر جنوری ۱۹۸۵ء کی اشاعت میں لکھا:-

"کلمہ طیبہ دوبارہ مٹادیا گیا"

چنیوٹ (نامہ نگار) مقامی پولیس اور انتظامیہ کے افسروں نے محلہ راجے والی چنیوٹ میں قادیانیوں کی عبادت گاہ سے کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات صاف کرادیں۔ مسلمانوں نے اس سے قبل اس عبادت گاہ سے پہلے بھی کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات کو صاف کرادیا تھا۔ لیکن بعد میں قادیانیوں نے دوبارہ لکھ لیا تھا۔"

اس ظلم کے مقابل جماعت نے یہ ردِ عمل ظاہر کیا کہ جب حکومت کے کارندے زبردستی مسجد و محراب سے کلمہ طیبہ مٹاتے ہیں تو احمدی دوبارہ کلمہ طیبہ لکھ دیتے ہیں اور گھر گھر، دیوار دیوار کلمہ طیبہ لکھا جارہا ہے۔ اور کلمہ طیبہ کے بیج بنواکر اپنے سینوں پر سجائے پھر رہے ہیں یہ ردِ عمل ایسا ہے جس سے مزید ظلم کا راستہ کھل گیا ہے۔ لیکن کلمہ کی محبت میں احمدی ہر بڑے سے بڑے ظلم کو برداشت کرتے چلے جارہے ہیں۔ چنانچہ سینکڑوں احمدی کلمہ طیبہ کی خاطر قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرچکے ہیں اور آج بھی متعدد احمدی اس جرم کی پاداش میں جیلوں میں پڑے ہیں ان کے ساتھ جیلوں میں کیا سلوک کیا جارہا ہے صرف دو مثالیں پیش کرتا ہوں:-

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"رحیم نگر فارم کے ایک نوجوان احمدی کے متعلق اطلاع ملی کہ ان کو جب کلمہ طیبہ لگانے کے جرم میں گرفتار کرکے تھانہ لیجایا گیا تو پہلے تو دھوپ میں بٹھایا گیا (مئی جون کا یہ واقعہ ہے) اس کے باوجود وہ کلمہ پڑھنے سے باز نہ آئے اور کلمہ کا بیج اتارنے سے انکار کیا۔ تو اس پر ان کے ہاتھ پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر دو گھنٹے دھوپ میں درخت سے لٹکائے رکھا اور خوب زدوکوب کیا۔ وہ پانی مانگتے تھے تو اس کے جواب میں گالیاں دی جاتی تھیں۔ اس کے بعد ایک ایسی جگہ جہاں چیونٹیوں کا سوراخ تھا۔ اس بل پر ان کو بٹھا دیا گیا کہ زخموں کو چیونٹیاں چاٹیں اور اس سے اور زیادہ تکلیف پہنچے۔"

اسی طرح ایک اور مجاہد کا واقعہ یوں ہے کہ اس کو اس لئے مارتے رہے کہ وہ اپنے ہاتھ سے کلمہ توحید اپنے سینے سے اتارتا نہیں تھا۔ وہ مار کھاتا رہا مگر زبان سے کلمہ توحید ہی بلند کرتا رہا۔ پھر کپڑے اتارے اور پھر اسے مارنا شروع کیا پھر بھی وہ کلمہ توحید ہی بلند کرتا رہا۔ پھر اسے لٹا کر اس کی گردن پر پاؤں رکھ دیا اور ساتھ مارتے رہے۔ وہ کہتے ہیں کہ دل سے اس وقت بھی کلمہ ہی بلند ہو رہا تھا۔ مگر گردن پر پاؤں کا دباؤ ایسا تھا کہ آواز گردن سے باہر نہیں نکلتی تھی۔ پھر جب اس ظالم نے پاؤں ہٹایا تو پھر میں نے کلمہ توحید بلند آواز سے پڑھا۔ وہ لکھتے ہیں کہ انہوں نے S.H.O سے کہا تم بے وقوف ہو۔ سمجھتے کیا ہو؟ کیا ہم تمہاری ماروں کے نتیجے میں کلمہ طیبہ چھوڑ دیں گے۔ خدا کی قسم! اگر جسم کا قیمہ بھی بنادو گے تو ہر بوٹی کی ہر سانس سے کلمہ طیبہ ہی بلند ہوگا۔"

حکومتِ پاکستان کے اس شرمناک ظلم اور جماعتِ احمدیہ کے ردِ عمل کا تجزیہ کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"کلمہ مٹانے والے تو تم ہو۔ کلمے کو سینے سے لگانے والے تو ہم ہیں۔ ہمیں کونسا کلمہ پڑھوانا چاہتے ہو۔ تمہارا کلمہ تو ہم نہیں پڑھیں گے۔ تمہارے ملاؤں کا کلمہ تو ہم نہیں پڑھیں گے۔ ہماری زبانیں گدی سے کھنچوالو۔ اگر کھنچوانے کی طاقت ہے۔ ہماری گردنیں کاٹ دو اگر کاٹنے کی طاقت ہے۔ ہمارے اموال تلف کردو اگر تلف کرنے کی طاقت ہے مگر خدا کی قسم محمد مصطفیٰ ﷺ کا کلمہ پڑھیں گے۔ اور تمہارا کلمہ نہیں پڑھیں گے۔ ایک بھی احمدی ماں کا بیٹا نہیں ہے ایک جوان یا بوڑھا نہیں ہے جو محمد مصطفیٰ ﷺ کے کلمے کو چھوڑ کر کسی صدر مملکت، کسی سربراہِ حکومت کا کلمہ پڑھ لے۔ اس لئے ان سے کلمے پڑھواؤ اور ان کو چھاتیوں سے لگاؤ جن کو تمہاری چھاتیوں سے لگنے کی پرواہ ہے۔ جو مرتے ہیں کہ کسی طرح تمہاری چوکھٹ تک پہنچیں اور سجدے کریں تمہاری حکومت کو۔ ہمیں تو ان چھاتیوں کی کوئی پرواہ نہیں۔ جن چھاتیوں میں جھوٹ ہے۔ جن چھاتیوں میں بغض ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۱۴ر دسمبر ۱۹۸۴ء)

اسی دورِ مظلومیت میں جماعت احمدیہ کا مثالی کردار اس رنگ میں بھی سامنے آیا کہ اپنے جانی دشمنوں کے ساتھ جب بھی کوئی موقع ہوا حسنِ سلوک کیا گیا۔ چنانچہ ۱۹۸۴ء میں جب کراچی میں بہت خطرناک بارشیں ہوئیں اور غریب گھرانوں کو بہت زیادہ تکلیف پہنچی تو لجنہ کی احمدی عورتیں جو کچھ ان کے بس میں تھا کوئی کمبل، کوئی کپڑے، کوئی کھانا لے کر غریبوں کے گھر پہنچیں۔ تبلیغ کی نیت سے نہیں بلکہ صرف تکلیف دور کرنے کی غرض سے اور خدمت شروع کردی بعض لوگ پیچھے پڑ گئے کہ ہمیں بتاؤ۔ تم کون لوگ ہو اور کیوں آئے ہو انہوں نے کہا ہم تمہیں نہیں بتانا چاہتے تمہیں تکلیف ہوگی۔ اور اگر ہم نے بتا دیا تو ہو سکتا ہے کہ تم ہم سے کچھ نہ لو۔ تم اپنی ضرورت پوری کرو تمہیں اس سے کیا غرض ہے کہ کون آیا تھا کیوں آیا تھا کیا دے گیا۔ بعض لوگوں نے کہا دیکھو ہم یہ جانتے ہیں کہ اس بھرے پاکستان میں اور کسی کو خیال نہیں آسکتا۔ تم احمدی تو نہیں ہو۔ کیونکہ تمہارے دل پر بیتی ہے اور کسی اور کے دل پر نہیں بیتی۔ تم نے ہمارا دکھ محسوس کیا ہے کسی اور نے محسوس نہیں کیا۔ ہم تو تمہاری پیشانیوں سے تمہیں پہچانتے ہیں۔ تم چھپاؤ یا جو چاہے کرو۔ ہمیں تو پتہ لگ گیا ہے کہ تم کون ہو۔ چنانچہ مجبوراً ان کو بتانا پڑا۔ تو جس قوم نے مظالم کی حد کردی تھی جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے یا آئندہ پہنچے گی تو تب بھی انشاء اللہ اس ملک کے احمدی پیش پیش ہوں گے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"میں ان نفرت کرنے والوں کو خوب کھول کر بتا دینا چاہتا ہوں کہ تم نفرتوں کی آگ جتنی چاہو بھڑکاؤ۔ ہمارے صبر کو تمہاری آگ جلا نہیں سکے گی۔ بغض و عناد کے الاؤ روشن کرو جتنی تم سے ہمت ہے۔ اس میں ایندھن ڈالو اور اسے خوب بھڑکاؤ۔ لیکن میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ احمدی جو تم سے محبت کرتا ہے اس محبت پر تمہاری نفرت کی آنچ نہیں آئے گی اور نہیں آئے گی۔ اور نہیں آئے گی۔

اس لئے میں اپنے نفرت کرنے والوں کو یہ خوشخبری دیتا ہوں کہ ہماری طرف سے تمہیں ہمیشہ امن نصیب رہے گا۔ تمہارے دکھ اٹھا کر مرنے والے آخری وقت میں، آخری سانسوں میں تمہیں دعائیں دیتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوں گے۔"

{افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ ربوہ ۲۶ر دسمبر ۱۹۸۳ء}

(باقی آئندہ)

"اشاعتِ قرآن فنڈ"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے تراجم قرآن مجید کی اشاعت کیلئے جو خصوصی تحریک فرمائی ہے، اس کی مد کا نام "اشاعتِ قرآن فنڈ" تجویز فرمایا ہے۔ لہٰذا اس تحریک میں وصول ہونے والی رقوم مذکورہ مد میں ارسال کیا کریں۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان

قبولِ احمدیت میں ہماری داستان یہ ہے!

یہ ایک مستقل عنوان قائم کیا گیا ہے۔ احباب کرام اس عنوان پر اپنے مضامین مختصر، دلچسپ اور ایمان افروز حالات پر مشتمل بھجوا سکتے ہیں حسب گنجائش شائع کئے جائیں گے۔
اس عنوان کا آغاز مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب سابق درویش حال مقیم لاہور کے قلم سے پیش خدمت ہے۔ (ایڈیٹر)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مشہور حدیث ہے کہ "ماں کے قدموں میں جنت ہے" اس لئے یوں تو ہر ماں اپنی ذات میں قابل احترام ہے لیکن جو ماں اپنی اولاد کی بہتر و احسن پرورش کے علاوہ اس کی ایسے رنگ میں تعلیم و تربیت کرے کہ اس کی اولاد اپنے خالق و مالک۔ اُس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور امام وقت کو پہچاننے کے قابل ہو سکے اُس ماں کی شان یقیناً کچھ الگ ہے۔ ہماری والدہ ایک ایسی ہی احمدی ماں تھیں۔ جس نے ہم کو مسیح آخر زمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہچاننے اور قبول کرنے کا حوصلہ اور جرأت بخشی اور اس سلسلہ میں ہماری مدد فرمائی۔

ہماری والدہ کا نام ہاجرہ بیگم تھا۔ ان کے والد یعنی ہمارے نانا جان مرحوم مولوی امام دین صاحب پاکپتن کے نزدیک ایک گاؤں "کسن والا" میں اہل حدیث مسلک کے ایک مشہور و معروف عالم دین اور گاؤں کی جامع مسجد کے خطیب تھے۔ وہ مبلغ قسم کے آدمی تھے۔ شرک کے خلاف تبلیغ کرنا اُن کا شغل تھا۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے ایک اونٹنی پال رکھی تھی۔ اور دُور دُور کے دیہات میں وعظ و نصیحت کے لئے جانا اُن کا مشغلہ تھا۔

میری والدہ کے دو بھائی اور دو بہنیں اور تھیں۔ مگر والدہ سب سے چھوٹی اولاد ہونے کی وجہ سے باپ کی چہیتی تھیں۔ اس لئے ان کی پرورش اور تعلیم و تربیت اپنے والد کے زیر سایہ خالص مذہبی اور دینی ماحول میں ہوئی۔ نانا جان نے والدہ صاحبہ کو خود قرآن مجید اور مروجہ اسلامی کتب پڑھائیں۔ والدہ کو قرآن مجید کی بہت سی سورتیں زبانی یاد تھیں۔ قرآن کریم مترجم، حدیث کی کتاب مشکوٰۃ شریف اور دیگر اسلامی کتب مثلاً کیمیائے سعادت۔ معراج نامہ۔ اکرام محمدی۔ پکی روٹی وغیرہ ہمیشہ ان کے زیر مطالعہ رہتیں۔ میرے والد صاحب میاں رحمت اللہ مرحوم جو کہ بعد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہوئے موصی تھے اور بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔ ابتداء میں احمدیت کے سخت مخالف تھے۔ وہ حکیم حاذق ہونے کے علاوہ عالم دین بھی تھے۔ میں نے جب ہوش سنبھالی تو ہماری رہائش ایک نہایت پسماندہ گاؤں چک نمبر ۲۳ تا ہیر میں تھی۔ اس گاؤں کے اکثر لوگ جاہل اور غیر مہذب تھے۔ اس کے مقابلہ میں خدا کے فضل سے ہمارا گھرانہ اس گاؤں میں ایک جزیرے کی مثال تھا۔ جہاں کا ہر فرد خواہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ مہذبانہ طرز کلام اور شریفانہ طور پر گفتگو کرنے کا عادی تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب کچھ ہماری نیک سیرت والدہ کی تعلیم کا ہی اثر تھا۔

ہمارے گھر میں والدہ صاحبہ کے پاس ہمیشہ گاؤں کی لڑکیاں اور چھوٹے بچے قرآن کریم پڑھنے کے لئے آتے تھے۔ اس طرح ہمارے گھر میں صبح شام تلاوت قرآن کریم کی میٹھی، مقدس اور بابرکت گونج سنائی دیتی رہتی۔ اور یہ روح پرور ترانہ۔ پیارا سا دلربا منظر اس گھر پر سارا دن خدا تعالیٰ کی رحمتوں۔ برکتوں اور سعادتوں کے نزول کا باعث بنا رہتا۔ خصوصاً ماہ رمضان میں تو ہم بہن بھائیوں کے درمیان تلاوت قرآن کریم کے لئے مسابقت کی روح عروج پر ہوتی اور آخری روزہ کے دن والدہ صاحبہ کو یہ انکشاف ہوتا کہ فلاں نے دو مرتبہ قرآن کریم ختم کیا ہے اور فلاں نے تین مرتبہ۔

والدہ صاحبہ ذاتی طور پر نہایت سلیم الطبع۔ صلح کل۔ بچوں اور بڑوں سب سے محبت کرنے والی خاتون تھیں۔ ہمیشہ دھیمی آواز میں مہذبانہ گفتگو فرماتیں۔ انہوں نے اپنی حکیمانہ فراست کے ساتھ دونوں خاندانوں (یعنی میکہ اور سسرال) کے متعلقین کے ساتھ اخلاق اور ایثار پر مبنی خوشگوار تعلقات کے ذریعہ سے ایک پاکیزہ، دلآویز اور فرحت بخش ماحول پیدا کر دیا ہوا تھا۔

والدہ صاحبہ علم و فضل اور دنیاوی جاہ و حشمت کے اس بلند مقام پر تو فائز نہ تھیں جو عام طور پر دنیا میں عزت و شہرت کا موجب ہوتا ہے۔ لیکن یہ بات بلا خوف تردید کہی جا سکتی ہے کہ ایک خاتون خانہ کی حیثیت سے خانہ داری کے فرائض کی انجام دہی اور ماں کی حیثیت سے اولاد کی پرورش اور تربیت جیسی محنت۔ مشقت۔ سلیقہ شعاری۔ جفاکشی۔ دلسوزی خیر خواہی۔ عزیمت و استقامت جو انہوں نے کی وہ انہیں عظیم اور بلند ہمت خواتین کی صف میں لا کھڑا کرتا ہے۔ ایک چیز جو اُن کی عادت میں داخل تھی وہ تھی جود و سخا اور فراخدلی وہ ہمیشہ غریبوں اور محتاجوں کا خیال رکھتیں۔ سال میں ایک مرتبہ کسی مستحق اور غریب عورت کو مکمل جوڑا اپنے ہاتھ سے سی کر یا درزی سے سلا کر دیتیں۔ مگر ایسے طریق سے کہ کسی دوسرے ہاتھ کو خبر نہ ہو۔

اپنی اولاد کے ساتھ والدہ صاحبہ کا طرز عمل ہمیشہ خوشگوار رہا۔ ان کے پاس جو کچھ تھا وہ صرف اولاد کے لئے تھا۔ انہوں نے کبھی کوئی چیز اولاد سے چھپا کر نہیں رکھی۔ اولاد کی خواہشوں اور ضرورتوں کو ہمیشہ اپنی ذاتی خواہشات اور ضروریات پر مقدم رکھا یہی وجہ تھی کہ ان کی اولاد ہمیشہ ان کی وفادار اور اطاعت گذار رہی۔ اور ان کے سامنے ادب و احترام سے ہمیشہ جھکی رہی انہوں نے اپنے بچوں کو سادہ زندگی گذارنے کا عادی بنایا۔

جب انہیں احمدیت کی صداقت کا اطمینان ہو گیا تو بلا خوف و خطر اس کو قبول کر لیا۔ نہ خاوند کی سخت گیر طبیعت سے ڈریں جن کی اطاعت گذاری ان کا شیوہ تھا اور نہ اپنے والد سے خوفزدہ ہوئیں جن کی وہ چہیتی اولاد تھیں۔ بلکہ اپنی اولاد کو تحقیق حق اور تلاش حق کی ترغیب دی اور حوصلہ افزائی فرمائی اور برملا کہا کہ "اگر تم کو احمدیت کی صداقت کا یقین مجھ سے پہلے ہو جائے تو بے شک بیعت کر لینا مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا کیونکہ یہ ایمان کا معاملہ ہے۔"

والدہ صاحبہ کی نیک فطرت۔ رحمدلی خدا خوفی۔ اعتدال پسندی اور ایتاء ذی القربیٰ کا ایک ایمان افروز واقعہ یقیناً پڑھنے والوں کے لئے دلچسپی کا موجب ہوگا۔

ہماری ایک بڑی بہن جن کا نام سارہ بیگم تھا اور جن کی شادی میری ہوش سے بھی پہلے ہو چکی تھی۔ وہ جب اپنے سسرال سے ہمارے گھر آتی تو گھر کے ہر فرد کے ساتھ انتہائی محبت، اُلفت اور مخلصانہ لگاؤ کا اظہار کرتی۔ لیکن جب یہ انکشاف ہوا کہ سارہ بیگم ہماری سگی بہن نہیں ہیں تو مجھے تعجب ہوا پوچھنے پر والدہ صاحبہ نے بتایا کہ ہاں سارہ تمہاری سگی بہن تو نہیں مگر سگی سے بڑھ کر ہے۔ یہ میری بہن کی بیٹی ہے جو زچگی کے دوران فوت ہو گئی تھی میں نے اس کو حقیقی ماں بن کر اپنے دودھ پر پرورش کیا اور اس کو کبھی ماں کی کمی محسوس نہیں ہونے دی۔ اور سگی بیٹیوں کی طرح اس کی شادی کر کے رخصت کیا۔ اب یہ اپنے گھر میں خوش ہے۔ اس کو دیکھ کر مجھے دلی مسرت ہوتی ہے۔

احمدیت سے ابتدائی تعارف

ان دنوں غالباً میں چوتھی کلاس میں پڑھتا تھا۔ ہمارے سکول میں ہر ہفتہ مشاعرے ہوتے تھے (یعنی بیت بازی) اور جیتنے والوں کو انعام ملتا تھا۔ ہمارے لوئر مڈل سکول میں دو طالبعلم ایسے تھے کہ پورا سکول ایک طرف ہو اور وہ دو

لڑکے ایک طرف کھڑے ہوں تو پورے سکول کو ہرا دیتے تھے۔ انہی دو لڑکوں میں ایک میں بھی تھا۔ مجھے ہمیشہ شعروں والی کتابوں کی تلاش رہتی۔ اتفاق سے جس مکان میں ہم رہتے تھے اس کا ایک کمرہ ہمیشہ بند رہتا تھا۔ اس کی الماریوں میں کچھ کتابیں پڑی ہوئی تھیں۔ کوئی صاحب جو پہلے اس مکان میں رہتے تھے غالباً بے کار سمجھ کر چھوڑ گئے تھے۔ ایک دن میں نے وہاں سے کچھ کتابیں نکالیں جن میں اتفاقاً دو کتب سلسلہ عالیہ احمدیہ سے متعلق تھیں۔ ایک کلام محمود اور دوسری احمدیہ جنتری تھی۔ دونوں کتابوں میں اشعار تھے۔ مجھے یہ تو علم نہ تھا کہ احمدیت کیا ہے۔ مجھے تو شعروں کار تھے۔ چنانچہ میں نے اپنے مطلب کے اشعار یاد کئے۔ مقابلہ جیتا اور انعام حاصل کیا۔ ان کتب سے یہ بھی علم میں اضافہ ہوا کہ حدیث شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ چودھویں صدی میں حضرت امام مہدی علیہ السلام اور حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام ظاہر ہوں گے۔ اور ان پر ایمان لانا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اور یہ بھی کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہوا ہے اور علماء دین اس کی سخت مخالفت کر رہے ہیں۔ ...... کچھ عرصہ بعد گھر میں آنے والے بزرگوں کی بات چیت سے معلوم ہوا کہ ہمارے ایک ماموں منشی عطاء اللہ صاحب جو پٹواری تھے احمدی ہو چکے ہیں۔ ماموں عطاء اللہ صاحب بڑے راسخ العقیدہ احمدی تھے۔ اور دینی مسائل میں بڑے سے بڑے مولوی کے ساتھ مدلل گفتگو کرنے کے ہر طرح اہل تھے۔ اس کے علاوہ اسی ماموں کی ایک بیٹی رحمت بی بی جو میرے بڑے بھائی چوہدری نور احمد ٹھیکیدار کی بیوی تھی وہ بھی احمدی ہو گئی تھیں جو کہ پڑھی لکھی ہونے کے علاوہ اپنے باپ کی طرح دینی مسائل میں طاق تھی۔ اس طرح ہمارے گھر میں وقتاً فوقتاً احمدیت کے بارہ میں بات چیت ہوتی رہتی۔ اگر والد صاحب کے منہ سے (جو احمدیت کے خلاف تھے) حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف کوئی بات نکل جاتی تو ان کی بہو فوراً دفاع کرتی اور دلائل جواب دیتی۔

اسی طرح ہمارے نانا گو مخالف تھے مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق سچی بات کا اعتراف کرنے میں بخل سے کام نہیں لیتے تھے۔ مثلاً وہ کہتے "ہاں ہاں" میں مانتا ہوں کہ مرزا صاحب بہت بڑے عالم دین تھے مگر وہ دوسرے علماء کو خاطر میں نہیں لاتے تھے اور قرآن کریم کی آیات کے معنے پرانے بزرگوں سے الگ اپنی مرضی سے کرتے تھے۔ پھر کہتے وہ مرزا صاحب دیکھنے میں بڑے اللہ والے بزرگ معلوم ہوتے تھے۔ اگر وہ نبوت کا دعویٰ نہ کرتے تو یقیناً ان کے برابر کوئی عالم دین نہ تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ زیادہ علم پڑھ لینے کی وجہ سے اپنے دماغ پر قابو نہ رکھ سکے اور جنون کی حالت میں چلے گئے وغیرہ وغیرہ۔" یہ سب باتیں وہ اس طرح کرتے تھے جیسے یہ ان کے ذاتی مشاہدات ہوں مگر افسوس ان کو قبولِ احمدیت کی توفیق نہ مل سکی۔ حالانکہ ان کا ایک لڑکا ایک لڑکی اور ہم سب ان کی زندگی میں احمدی ہو چکے تھے۔

"والدہ صاحبہ کی روحانی حالت"

والدہ صاحبہ کی طبیعت میں دینی رجحان شروع سے غالب تھا۔ وہ پنجگانہ نماز کے علاوہ عموماً نماز تہجد میں کبھی ناغہ نہ ہونے دیتیں۔ تہجد کے بعد مصلے پر بیٹھ کر درود و وظائف میں مشغول ہو جاتیں اور آخر میں پھر دعا کرتیں۔ صبح بعد نماز فجر سادہ تلاوت کرتیں اور بعد نماز ظہر ترجمہ اور تفسیر کے ساتھ قرآن پڑھتیں اور ساتھ ہی بچوں کو یا جو کوئی بھی پاس ہوتا شامل کر لیتیں۔ اس دوران بعض دینی مسائل زیر بحث آتے (و استدلال وفات مسیح وغیرہ) اس پر تبصرہ فرماتیں۔ ایک چیز میں نے بچپن سے نوٹ کی کہ والدہ صاحبہ نماز تہجد ادا فرما رہی ہوتیں تو بعض دفعہ میری نیند کھل جاتی۔ وہ رکوع کے بعد قیام کی حالت میں نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ کبھی عربی دعائیں اور کبھی پنجابی زبان کی دعائیہ اشعار پڑھتیں مثلاً۔ یا رحمٰن رحیم کریما۔ یا ستار غفارا۔ در تیرے تے عاجز آیا پر تقصیر بچارا یا پھر بخش کر دیا۔ بخش کر دیا بار بار ان مصرعوں کا تکرار کرتیں اور ساتھ ہی اس قدر گریہ زاری کرتیں جس کو بیان کرنا مشکل ہے۔ اسی طرح والد صاحب کو بھی میں نے ایسے ہی دعائیں کرتے دیکھا ہے (احمدی ہونے سے پہلے بھی اور بعد بھی)

مجھے خود بھی زندگی میں کئی ایسے مواقع آئے کہ مصیبت کے وقت اسی طرح نماز کے اندر دعا کی۔ اپنی زبان میں انہی اشعار کی تکرار کی۔ خوب رقت قلب طاری ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے مشکل بھی آسان فرما دی۔

(باقی آئندہ)

ضروری اعلان برائے موصی حضرات

تمام موصیان و موصیات سے گذارش ہے کہ دفتر ہذا کو موصی حضرات سے فرداً فرداً خط و کتابت کرتے وقت موصی کا مکمل ایڈریس نہ ہونے کی وجہ سے بہت دقت پیش آرہی ہے۔ لہذا دفتر ہذا کو چٹھی کئی دفعہ ریٹرنٹ بھیجنا پڑتا ہے جس سے ایک تو متعلقہ موصی کو چٹھی ملنے میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ دوسرے خدشہ رہتا ہے کہ چٹھی موصی تک پہنچی بھی ہے یا نہیں۔

لہذا تمام موصی احباب و خواتین سے گذارش کی جاتی ہے کہ وہ اپنا مکمل ایڈریس [illegible] میں مع اپنا نمبر وصیت دفتر ہذا کو بھجوا کر ممنون فرمادیں۔ تاکہ فرداً فرداً خط و کتابت میں سہولت رہے۔ نیز پتہ تبدیل ہونے پر دفتر ہذا کو فوری طور پر نئے پتہ سے بھی مطلع کر دیا کریں۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

ولادتیں

(۱):- اللہ تعالیٰ نے بتاریخ ۹-۶-۶۸ء مکرم مولوی برہان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ احمدیہ بمبئی کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے جس کا نام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے "فرحان احمد" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم نذیر احمد صاحب درویش قادیان کا نواسہ اور مکرم فضل الرحمٰن صاحب درویش مرحوم کا پوتا ہے۔

(۲):- اسی طرح بتاریخ ۲-۷-۶۸ء اللہ تعالیٰ نے مکرم ریحان احمد صاحب ظفر قادیان کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے جس کا نام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے "مبارکہ بیگم" تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم فضل الرحمٰن صاحب درویش مرحوم قادیان کی پوتی اور مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ (بنگال) کی نواسی ہے۔

(۳):- مکرم منظور احمد صاحب بشیر ولد مکرم چوہدری محمود احمد صاحب مبشر درویش قادیان کو اللہ تعالیٰ نے ۶-۷-۶۸ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم عزیز احمد صاحب ملکانہ صابع نگر کا نواسہ ہے۔

(۴):- مکرم ظہور احمد صاحب رفیقی کارکن تحریک جدید قادیان کو اللہ تعالیٰ نے ۱۲-۷-۶۸ء کو دو لڑکوں کے بعد پہلی لڑکی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم محمد احمد صاحب نسیم گجراتی درویش مرحوم قادیان کی نواسی اور مکرم ماسٹر عبد الرزاق صاحب صدر جماعت احمدیہ بھدرواہ کی پوتی ہے۔

(۵):- مکرم ریاض احمد صاحب بھٹی کلکتہ تحریر فرماتے ہیں کہ ۱۳-۷-۶۸ء کو اللہ تعالیٰ نے مجھے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ کرم بچے کا نام احمد فراز تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محمود احمد صاحب بھٹی مرحوم کا پوتا ہے۔ ان سب نو زائدہ بچوں کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور دین کے خادم بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ادارہ)

درخواست دعا:- مکرم ایم نسیم احمد صاحب اسسٹنٹ انجینئر قاسم پور (علیگڑھ) اپنے بیٹے عزیز اقبال نسیم صاحب کے ڈپلومہ ان انجینئرنگ میں داخلہ ملنے کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

کشمیر میں قبر مسیح کے متعلق بقیہ صفحہ ۶

بانی جماعتِ احمدیہ علیہ السلام نے بڑی تحدی سے فرمایا تھا کہ :-

"یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا ہمارے سب مخالف جواَب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ ابن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھیگا اور پھر اُن کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ ابن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گی تب خدا اُن کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گذر گیا اور دُنیا دوسرے رنگ میں آگئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اُترا تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نا اُمید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے۔ اور دُنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۵)

اور سچ تو یہ ہے کہ

؎ سر کو پیٹو آسماں سے اب کوئی آتا نہیں۔ عمرِ دُنیا سے بھی اب آگیا ہفتم ہزار

چیرمین کا مطالبہ — ڈائریکٹر آثار قدیمہ کشمیر کے بیان پر حیدرآباد کے جمعیۃ کے چیرمین نے شدید برہمی اور غم و غصہ کا اظہار کیا ہے اور کتاب کو ضبط کئے جانے اور مصنف کو گرفتار کرنے کی مانگ کی ہے اور ایک نیا موقف یہ اختیار کیا ہے۔ روزنامہ سیاست ۱۶ر جولائی ۱۹۸۸ء میں چیرمین کی طرف سے شائع کردہ بیان میں کہا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام "بیت المقدس" ہی سے جہاں سے وہ اُٹھائے گئے اور جنت میں داخل کر دیئے گئے۔ جب جنت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام داخل ہو چکے ہیں تو بانیٔ جماعتِ احمدیہ علیہ السلام کبھی تو یہی پیشگوئی فرما رہے ہیں کہ

داخل جنت ہوا وہ محترم -

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود فرمایا تھا کہ

"اب سے تم مجھے پھر ہرگز نہ دیکھو گے جب تک نہ کہو گے کہ مبارک ہے وہ جو خدا وند کے نام پر آتا ہے" (متی ۲۳ / ۲۹)

اس آیت کے مطابق مسیح کے نام پر آنے والا آچکا ہے اب انتظار کس کا ہے۔ اور اس مقدس نے اعلان کیا کہ ؎

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

مولانا اسلم قریشی بقیہ صفحہ ۱

جو ایرانی سرحد کے قریب تھا میں نے وہاں ایک ٹھیکیدار کے ہاں ملازمت کر لی۔ سخت مشقت کا کام تھا اور میں اتنی مشقت کا عادی نہیں تھا۔ میرے پاس چار پانچ سو روپے تھا لیکن سوچتا تھا یہ پیسے اپنے بچوں کو کیونکر بھیجوں۔ میں نے ٹھیکیدار سے کہا کہ وہ مجھے کسی کے نام رقعہ دے (کسی بلوچ سردار کے نام) جو مجھے ایران بھجوا دے۔ انہوں نے مجھے رقعہ دیا اور میں ایک ہفتے کے اندر اندر ایران چلا گیا۔ جہاں مجھے ایرانی بلوچستان سیدان کے ایک گاؤں نو بندیاں میں پیش امام کی نوکری مل گئی وہاں بھی میں نے اپنا نام مولانا کی بجائے محمد اسلم قریشی بتایا۔ وہ لوگ مجھ سے پوچھتے تھے کہ آپ وہاں پاکستان میں کیا کرتے تھے تو میں انہیں یہ نہیں بتاتا تھا کہ میں مولانا ہوں کہتا تبلیغ کا کام کرتا تھا۔ مجھے فکر تھا کہ مجھے قرض بھی دینا ہے لیکن جو کام میں وہاں ٹھیکیدار چراغ کے پاس کرتا تھا وہ بہت مشقت کا تھا۔ ۱۰ دن وہاں رہا وہاں سے پھر ایک اور شہر کی طرف نکل گیا مجھ سے کسی نے نہیں پوچھا کہ تم کون ہو۔ میں نے سپاہ کا کام شروع کر دیا وردی سپاہ کی تھی اس لئے جہاں جاتا عزت ملتی۔ کوئی روکتا بھی نہیں تھا صرف یہ پوچھتے تھے کہ تم نظامی (فوجی) ہو میں کہتا ہاں۔ فارسی مجھے آتی تھی فارسی بولتا بھی تھا انہوں نے انگریزی کی کتابیں بھی دیں۔ اس دوران مجھے گھر والوں کا کچھ پتہ نہیں تھا۔ ایک خط دو سال پہلے بھیجا تھا وہ میرے بیٹے نے مجھے بتایا ہے کہ انہیں مل گیا تھا۔ میں عقیدے کے اعتبار سے اپنے بیوی بچوں کو اللہ کے توکل پر چھوڑ گیا تھا۔ ان سے جب پوچھا گیا کہ آپ کے جانے کے بعد ملک کی اقلیت کو لوگ مارنے پر تل گئے تھے آپ کو یہ بات معلوم نہیں تھی۔ انہوں نے کہا کہ میری رائے میں تو ان کو نیست و نابود ہو جانا چاہئیے۔ مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ میں اتنا اہم ہوں کہ میرے لئے اتنی بڑی تحریک بھی چل سکتی ہے۔ ان کے بیٹے سے سوال کیا گیا کہ اگر انہیں یہ خط ملا تھا تو انہوں نے اس کی اطلاع متعلقہ ایجنسیوں کو کی تھی۔ ان کے بیٹے نے کہا میں نے اپنے چچا کو یہ خط دکھایا تھا بعد میں ہم نے ہینڈ رائٹنگ ایکسپرٹ سے خط چیک کروایا تو انہوں نے کہا یہ قریشی صاحب کی تحریر نہیں۔ اس پر مولانا اسلم قریشی سے سوال کیا گیا کہ کیا انہوں نے اپنی یہ تحریر بدلنے کی کوشش کی تھی۔

ان سے یہ سوال کیا گیا کہ آیا انہوں نے ایران میں باقاعدہ جنگ لڑی ہے تو انہوں نے کہا ہاں میں ۵ سال تک محاذ جنگ پر رہا جزیرہ مجنون اور فاؤ میں لڑا۔ دوسری بہت سی جنگوں اور محاذوں پر بھی لڑتا رہا۔ انہوں نے کہا کہ میں ایران کی فوج کو صحیح معنوں میں اسلامی فوج سمجھتا تھا۔ اور اُن کے انقلاب کو اسلامی انقلاب بھی سمجھتا ہوں۔ اب میں تھک گیا تھا میں جس علاقے سے آیا وہاں بہت سردی تھی میرے پاؤں شل ہو جاتے تھے اور میں جنگ نہیں لڑ سکتا تھا۔ میرے پاؤں میرا بوجھ برداشت نہیں کر سکتے۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ پاکستان سے ایران گئے کیا آپ کے پاس ضروری کاغذات تھے انہوں نے کہا کہ میرے پاس قومی شناختی کارڈ کے علاوہ کچھ نہیں تھا مجھ کسی نے نہیں پوچھا۔ واپسی پر بھی نہیں پوچھا گیا ان سے جب یہ پوچھا گیا کہ آیا آپ عراقیوں کے خلاف جنگ لڑ کر مسلمانوں کو ہی نہیں مار رہے ہیں؟ ایرانی تو کہتے ہیں عراقی ہمارے بھائی ہیں لیکن ہم پر جنگ تھوپی گئی ہے ہم مجبوراً لڑ رہے ہیں۔ وہ تو جنگ کے دوران بھی عراقیوں کو موقع دیتے ہیں کہ وہ اپنا دفاع کریں۔ عراقی قیدیوں سے بھی انہیں سختی نہ کرنے کی ہدایت تھی ان سے جب یہ سوال کیا گیا کہ کیا آپ کا فرض نہیں تھا کہ آپ اپنے گھر یا ملک کے لوگوں کو بتاتے کہ آپ وہاں ہیں تو مولانا اسلم قریشی نے کہا یہ بات میرے ذہن میں ہی نہیں آئی کہ میں اپنے گھر والوں کو اطلاع کر دوں البتہ ۵ ، ۶ ماہ میں پاکستان میں ہی رہا اور ۶ ماہ بعد ایران پہنچا۔ انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب مسٹر نثار احمد چیمہ سے جب یہ سوال کیا گیا کہ کیا مولانا اسلم قریشی کو ملک سے غیر قانونی طور پر دوسرے ملک جانے اور واپس آنے پر پکڑا جا رہا ہے تو انہوں نے کہا کہ فی الحال تمام معاملات اور حالات کا جائزہ لے رہے ہیں تحقیقات جاری ہیں۔ مولانا اسلم قریشی سے جب یہ سوال کیا گیا کہ آپ کی وجہ سے قومی املاک کو جو نقصان پہنچا اور دوسرے نقصانات ہوئے اس کا ذمہ دار کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ میری وجہ سے میرے مخالفوں کو بھی اگر کوئی نقصان یا تکلیف پہنچی ہے تو میں ان سے معذرت خواہ ہوں اور اس کا ذمہ دار میں ہوں مجھے حقیقت تسلیم کرنے میں کوئی عار نہیں ہے۔

(روزنامہ جنگ لاہور ۱۳ر جولائی ۱۹۸۸ء)

درخواست ہائے دُعا

• — مکرم عبدالغفار خلیل احمد صاحب ناتھ نگر (بھاگلپور) اپنے خاندان میں اکیلے احمدی ہیں مخالفت بہت زوروں پر ہو رہی ہے وہ اپنے رشتہ داروں اور بیوی بچوں کو باقاعدہ تبلیغ کر رہے ہیں۔ تمام قارئین سے مشکلات کے ازالہ اور جملہ افرادِ خاندان کو قبولِ حق کی توفیق پانے کے لئے • — مکرم سید محمد عاشق حسین صاحب بھاگلپور کافی ضعیف ہیں اور اُن کی نظر بہت کمزور ہے اُن کی تندرستی کیلئے اور انجام بخیر ہونے کے لئے • — محترمہ امۃ الرشید صاحبہ مظفرپور سے دس روپے اعانت بدر میں بھجواتے ہوئے اپنے بیٹے سلمان کی میٹرک میں کامیابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے قارئین بدر سے دُعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

شاہراہ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی اور تربیتی مساعی

جلسہ یوم تحریک جدید اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تبرک

محترمہ امۃ النعیم بشیر صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حیدرآباد تحریر فرماتی ہیں کہ الحمد للہ لجنہ اماء اللہ حیدرآباد نے ۲۰ جون کو جلسہ یوم تحریک جدید محترمہ اعظم النساء صاحبہ کی زیر صدارت منایا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید مع ترجمہ عزیزہ منصورہ الدین صاحبہ سے ہوا۔ محترمہ صدر صاحبہ کی قیادت میں عہد نامہ دہرایا گیا اور محترمہ محمودہ رشید صاحبہ نے حدیث پڑھی جو زکوٰۃ کے مسائل کے متعلق تھی بعدہٗ محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ نے تقریر کی جو حضرت مصلح موعودؓ کی بابرکت تحریک "تحریک جدید" کے عنوان پر تھی۔ اس کے بعد "زمین کے کناروں تک" و "تحریک جدید اور ناصرات کی اہم ذمہ داریاں" کے عنوان پر تقاریر ہوئیں اس دوران نظمیں ہوئیں۔ آخر میں صدر صاحبہ نے تحریک جدید میں ممبرات کو شامل ہونے کی ترغیب دلائی اجتماعی دعا ہوئی اور اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی لندن کانفرنس کی ویڈیو کیسٹ دکھائی گئی جس میں حضور بادشاہوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑوں کا تبرک عنایت فرما رہے ہیں یہ کیسٹ غیر از جماعت بہنوں کو بھی دکھائی گئی اس کے بعد جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

ممبر پارلیمنٹ جناب حنان ملا سے تبلیغی گفتگو

مکرم مولوی عبد السلام صاحب انور مبلغ سلسلہ ریشی نگر لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۶/۶/۸۸ کو مرکزی پارلیمنٹ کے ممبر جناب حنان ملا صاحب ریشی نگر تشریف لائے موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خاکسار نے پینتالیس منٹ تک موصوف سے تبلیغی گفتگو کی اور سوالات کے جواب دیئے۔ آخر پر خاکسار نے پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے مظالم کا ذکر کیا جسے انہوں نے بڑے غور سے سنا اور یقین دلایا کہ میں یہ معاملہ پارلیمنٹ میں ضرور اٹھاؤں گا اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔

مختلف مذاہب کے سکالرز کی میٹنگ میں احمدی مبلغ کی تقریر

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج آندھرا پردیش تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۱۹/۶/۸۸ کو DIVINE SOCIETY. سکندرآباد میں مختلف مذاہب کے سکالرز کی میٹنگ ہوئی جس میں ۲۳ نمائندگان نے شرکت کی ہر نمائندہ نے اتحاد قائم کرنے کے لئے اپنی تجاویز پیش کیں۔ خاکسار نے بھی سیدنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ اصول اتحاد و اتفاق محبت و یگانگت کو پیش کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام صلح کی طرف توجہ دلائی جسے حاضرین نے بہت پسند کیا اور تالیاں لگا کر خوش آمدید کہا۔ بعدہٗ مکرم شکیل احمد صاحب نے انگریزی زبان میں اسلامی تعلیمات کو پیش کیا۔ میٹنگ میں محترم سیٹھ یوسف احمد صاحب الہ دین، مکرم سید ابرار احمد صاحب قائد مجلس، مکرم عبد المنان صاحب، مکرم محمد عبد الرحمن صاحب، مکرم عبد القادر صاحب نے بھی جماعت احمدیہ کے نمائندہ کے طور پر شرکت کی۔ خدام نے جملہ حاضرین کو جماعت احمدیہ کا لٹریچر بھی دیا۔

آٹھ صد کلو میٹر پر مشتمل علاقہ آندھرا کا تبلیغی و تربیتی دورہ

مکرم واصف احمد صاحب انصاری سیکرٹری پریس اینڈ پبلیکیشن حیدرآباد اطلاع دیتے ہیں کہ ماہ جون کے اوائل میں محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس، مکرم مرزا ارشد اللہ بیگ صاحب، مکرم ریاض الدین صاحب اور خاکسار واصف احمد انصاری نائب قائد صوبہ آندھرا پر مشتمل ایک تبلیغی وفد آندھرا کے مختلف علاقوں میں موٹر سائیکلوں پر بھجوایا۔ مکرم محمد بشیر صاحب قائد علاقائی کی ہدایت کے مطابق خاکسار نے پالاکرنی، تمرپتی، کنڈورہ اور کاصرمہ پاڑہ میں نئی مجالس قائم کیں۔ مختلف مقامات پر پہنچ کر افراد جماعت کی تعلیم و تربیت اور دینی معیار کا جائزہ لیا اور مکرم انچارج صاحب مبلغ نے معلمین و مبلغین کو ضروری ہدایات دیں۔ افراد جماعت کو نمازوں کی پابندی اور چندہ جات کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ غیر از جماعت افراد ہمارے مبلغین و معلمین کے پاس آکر اصرار کرتے ہیں کہ ہمارے گاؤں میں آکر ہمیں بھی دین سکھائیں اس دورہ میں پیغام حق پہنچانے کے علاوہ لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

لجنہ اماء اللہ کیرنگ کی طرف سے جلسہ یوم خلافت

مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ گروپ کیرنگ علاقہ علاقہ لکھتی ہیں کہ مورخہ ۲۵/۵/۸۸ کو بعد نماز مغرب لجنہ اماء اللہ کے چاروں حلقوں کا مشترکہ جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد مختلف مضامین پر تقاریر ہوئیں۔ دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا اور حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

لجنہ اماء اللہ نیاپور کی طرف سے جلسہ پیشوایان مذاہب

مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ نیاپور تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۲۳/۶/۸۸ کو جلسہ پیشوایان مذاہب بعد نماز ظہر زیر صدارت مکرمہ نور جہاں بیگم صاحبہ منعقد ہوا۔ جس میں جملہ ممبرات لجنہ نے شرکت کی تلاوت قرآن مجید کے بعد چھ تقاریر اور چار نظمیں ہوئیں تین غیر از جماعت بچیوں نے بھی شرکت کی۔ انہیں تبلیغ کی گئی۔ دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

ریشی نگر میں مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے وقار عمل

مورخہ ۱۳/۵/۸۸ کو جماعت احمدیہ ریشی نگر کی طرف سے ایک پل کی تعمیر کے سلسلہ میں ایک مثالی وقار عمل کیا گیا جو نور آباد کو ریشی نگر سے ہوکر علاقہ شوپیاں سے ملاتا ہے۔ اس وقار عمل میں انصار، خدام اور اطفال نے حصہ لیا اور مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کی زیر نگرانی دو دن تک کام ہوتا رہا تین صد کے قریب احباب نے حصہ لیا اس کام کو غیر از جماعت لوگوں نے بہت پسند کیا۔

قادیان میں لجنہ اماء اللہ کا تربیتی اجلاس

مکرمہ امۃ الرؤف صاحبہ قادیان سے لکھتی ہیں کہ مورخہ ۲۸/۶/۸۸ کو نصرت گرلز اسکول میں زیر صدارت محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ لجنہ اماء اللہ کا ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید، عہد اور نظم خوانی کے بعد مکرمہ امۃ الشافی صاحبہ، مکرمہ راشدہ مرزا صاحبہ، مکرمہ مبارکہ شاہین صاحبہ، مکرمہ عقیلہ عفت صاحبہ نے تقاریر کیں اور ایک نظم پڑھی گئی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

وزیر برائے تعمیرات عامہ جموں و کشمیر کی خدمت میں جماعتی لٹریچر

مکرم مولوی عبد السلام صاحب انور مبلغ سلسلہ ریشی نگر تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۶/۸۸ کو مکرم جناب ڈاکٹر مصطفیٰ کمال صاحب وزیر برائے تعمیرات عامہ جموں و کشمیر۔ جناب شیخ منصور صاحب ایم ایل اے۔ جناب عبد العزیز صاحب زرگر ایم ایل اے۔ جناب ولی محمد صاحب ایتو ایم ایل سی و دیگر کابینہ کے ممبران واٹر سپلائی کا ملاحظہ اور دریائے ویشو پر پل تعمیر کرنے کے سلسلہ میں ریشی نگر تشریف لائے۔ موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خاکسار نے وزیر موصوف کی گلپوشی کی اور تعارف کے علاوہ ان کی خدمت میں جماعتی لٹریچر پیش کیا جسے آپ نے بخوشی قبول کیا اور پڑھنے کا وعدہ بھی کیا آپ کے علاوہ دیگر افراد کابینہ کو بھی لٹریچر دیا گیا۔ جناب ڈی سی صاحب نے ہمارے تبلیغی کاموں کی تعریف کی۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر مساعی کو قبول فرمائے اور بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔

(سلسلہ اگلے صفحہ پر)

علاقہ پونچھ مینڈھر کا تبلیغی دورہ

مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ سلسلہ پونچھ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار نے مینڈھر اور پونچھ کا تبلیغی و تربیتی دورہ کیا۔ خاکسار کے ساتھ ستیندرہ کے دو افراد مکرم عبد اللطیف صاحب اور مکرم نور دین صاحب عرف ساٹھی بھی شریک تھے۔ ستیندرہ میں ایک تربیتی جلسہ کیا گیا اور احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ چھنی نگاں مینڈھر میں خاکسار کی آمد کا سن کر اہل سنت والجماعت کے دو افراد آئے کہ ہم آپ سے اپنے علماء کا مباحثہ کرانا چاہتے ہیں تاکہ صحیح معلومات حاصل ہوں۔ یہاں پر مولوی غلام رسول صاحب مفتی نے قبل ازیں جماعت کی شدید مخالفت کر کے احباب جماعت کا مکمل بائیکاٹ کیا تھا۔ مکرم ماسٹر محمد بشیر صاحب صدر جماعت چھنی نگاں کے مشورہ سے فریقین میں طے پایا کہ صرف چار چار افراد علاوہ مولوی صاحبان کے دونوں طرف سے ہوں گے۔ گفتگو مکرم صدر صاحب ہی کے مکان میں اختلافی مسائل پر ہوگی۔ لیکن دوسرے روز مولانا موصوف بجائے سنجیدہ لوگوں کو ساتھ لانے کے بیسیوں نبیں کے قریب اوباش نوجوانوں کو نعرے لگاتے ہوئے لے آئے اور ایک دوسرے مکان پر بلانے لگے ہمارے بلانے پر مقررہ جگہ میں نہ آئے بلکہ گفتگو سے انحراف کرتے ہوئے واپس چلے گئے۔ عوام الناس پر اس بیہودہ طریق کا اچھا اثر ہوا۔

علاوہ ازیں یہاں پر گذشتہ چار پانچ ماہ سے شدید مخالفت چل رہی ہے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں ہی یہاں پر جماعت قائم ہو چکی تھی گو بعض ملکی حالات کے پیش نظر یہاں کے اکثر لوگ ہجرت کر کے چلے گئے ہیں تاہم اب بھی چند خاندان آباد ہیں۔ یہاں مکرم گل محمد صاحب شیخ کے مکان پر وفات مسیح ناصری اور صداقت احمدیت پر گفتگو ہوئی ایک نوجوان طیش میں آکر گالی گلوچ پر اتر آیا۔ لیکن دیگر افراد نے اسے منع کر دیا۔ اسی طرح بیٹھانہ تیر میں بھی جماعت کے مخالفین کو گفتگو کے لئے دعوت دی باوجود کئی بار بلانے کے وہ مقابل نہ آسکے۔

ستیندرہ میں بعد نماز جمعہ ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ اور خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اللہ تعالےٰ ہماری ان حقیر مساعی میں برکت ڈالے اور بہترین نتائج پیدا فرمائے۔

حیدرآباد میں تقسیم لٹریچر کی ایک تقریب اور مخالفین کی فتنہ پردازیکا

حیدرآباد سے مکرم قائد مجلس خدام الاحمدیہ تحریر فرماتے ہیں کہ ۱۱ رجون کو نمائش میدان میں تعمیر ملت کی طرف سے ۱۴ سو سالہ جشن فتح مکہ منایا گیا۔ بہت زیادہ تعداد میں لوگ جمع ہوئے۔ اس موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے سلسلہ کا لٹریچر مفت تقسیم کرنے کا پروگرام بنایا گیا نو رکنی وفد نے رات ۸ بجے احمدیہ جوبلی ہال میں مکرم مبلغ صاحب انچارج کی زیر قیادت اجتماعی دعا کے بعد وافر لٹریچر لے کر نمائش گراؤنڈ کی طرف روانہ ہوا۔ لٹریچر کے گیارہ سیٹ بنائے گئے تھے جن میں بعض اہم کتب بھی تھیں۔ خدام پانچ گروپ بنا کر جلسہ گاہ کے دروازوں پر پھیل کر جلسہ میں شریک ہونے والوں میں لٹریچر تقسیم کرنے لگے۔ نصف گھنٹہ تک پُر امن طور پر لٹریچر تقسیم ہوتا رہا۔ بعد ازاں ۱۵ ر نوجوانوں پر مشتمل ایک گروہ نے خدام پر حملہ کر دیا لٹریچر چھین لیا۔ تاہم اس وقت تک سارا اہم لٹریچر تقسیم ہو چکا تھا۔ پولیس نے مداخلت کی اور معاملہ رفع دفع ہو گیا۔ انسپکٹر پولیس جو مسلمان ہی تھے انہوں نے لٹریچر دیکھ کر کہا کہ اس میں تو کوئی قابل اعتراض بات نہیں ہے اور ہمارا ملک سیکولر اسٹیٹ ہے ہر ایک کو اظہار خیال کی آزادی حاصل ہے۔ اس افراتفری میں لوگ ہمارے اردگرد جمع ہو کر بڑی عاجزی سے احمدیہ لٹریچر طلب کرتے رہے۔ پولیس افسران کی طرف سے سوالات ہوئے جن کے جوابات دیئے گئے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ ان لوگوں کو غنڈہ گردی کا کوئی حق نہیں ہے۔ لیکن اب چونکہ Law and order کا مسئلہ پیدا ہو گیا ہے۔ فی الحال آپ لٹریچر تقسیم نہ کریں۔ کچھ لڑکوں نے لٹریچر جلایا بھی جس پر پولیس اور شرفاء نے ان کو سرزنش بھی کی اور پولیس افسران کے ساتھ کچھ دیر ہم لوگ پولیس چوکی پر بھی ٹھہرے رہے C.I.D کے بعض افسران نے ہمارے نام اور ایڈریس بھی نوٹ کئے۔ پولیس افسران سے احمدیت کا تعارف اچھے انداز میں کیا گیا بعض افسران نے مشن ہاؤس آنے کا وعدہ بھی کیا۔ اس طرح خاص و عام میں اچھی طرح پیغام حق پہنچ گیا۔ فالحمد للہ۔ عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے اور بہترین نتائج ظاہر ہوں۔

جماعتہائے احمدیہ مرشد آباد کا تبلیغی و تربیتی دورہ

مکرم مولوی فاروق احمد صاحب بنگالی مبلغ سلسلہ احمدیہ برلیشہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی قیادت میں مکرم ناصر احمد صاحب، مکرم عبد العزیز صاحب، مکرم عبد اللہ جلال الدین صاحب، مکرم مولوی یونس صاحب معلمین، مکرم عبد الحمید صاحب کریم قائد علاقائی پر مشتمل ایک وفد مورخہ ۲/۶/۸۸ تا ۶/۶/۸۸ مرشد آباد کی جماعتوں کے تبلیغی و تربیتی دورہ پر روانہ ہوا۔ یہ وفد ۲/۶/۸۸ کو کینتھا سندر پور پہنچا اور بعد نماز مغرب احمدیہ مسجد میں زیر صدارت مکرم کیپٹن امام اللہ صاحب ایک جلسہ منعقد کیا جس میں تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی ناصر احمد صاحب، مکرم مولوی جلال الدین صاحب، مکرم مولوی یونس صاحب معلمین وقف جدید اور مکرم عبد الحمید صاحب کریم نے تقاریر کیں۔ ازاں بعد ایک غیر احمدی دوست مکرم مولوی اسد الزمان الہ آبادی نے صدر محترم کی اجازت سے اختلافی مسائل پر چند سوالات کئے جن کا خاکسار نے تسلی بخش جواب دیا۔ رات ۱۱ بجے تک خاکسار سے ان مسائل پر گفتگو ہوتی رہی جسے تین صد سے زائد لوگوں نے سنا۔ دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔ اگلے روز صبح بھی تبلیغی گفتگو کے علاوہ لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ ایک خاتون بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئیں اللہ تعالےٰ انہیں ثابت قدم فرمائے اور استقامت عطا فرمائے۔

مورخہ ۳/۶/۸۸ کو ابراہیم پور میں خاکسار نے جمعہ پڑھایا بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم عبد الحمید صاحب کریم قائد علاقائی بنگال جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں تلاوت قرآن مجید و نظم خوانی کے بعد مکرم ناصر احمد صاحب، مکرم سہارا الدین صاحب، مکرم مولوی یونس صاحب، مکرم عزیز الحق صاحب، مکرم عبد اللہ جلال الدین صاحب معلمین وقف جدید اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

مورخہ ۶/۶/۸۸ کو وفد شاہ گرام پہنچا یہاں پر بھی بعد نماز مغرب خاکسار کی صدارت میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی ناصر احمد صاحب، مکرم عبد اللہ جلال الدین صاحب، مکرم غلام مرتضیٰ صاحب، مکرم مولوی یونس صاحب معلمین وقف جدید نے تقاریر کیں۔ اور خاکسار نے موقع کی مناسبت سے چند باتیں بیان کیں دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

سورب میں تربیتی کلاس

محترمہ طاہرہ تسنیم صاحبہ سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ تحریر کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ناصرات الاحمدیہ سورب کی تربیتی کلاس لگائی گئی۔ جس میں تمام ناصرات نے ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ یہ کلاس نصاب کے مطابق لگائی گئی۔ کلاس کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت سے ہوا۔ بچیوں کو سورۃ البقرہ کی ابتدائی پانچ آیات حفظ کروائی گئیں۔ کتاب راہِ ایمان سے اسماءِ باری تعالیٰ۔ عقائد احمدیہ کتاب "کامیابی کی راہیں" حصہ اوّل سے سبق دوم نظم "جمالِ و حُسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے" اور کھانا کھانے سے پہلے اور بعد کی دعا۔ مسجد کے آداب وغیرہ سب بچیوں کو اس کلاس میں یاد کروایا گیا۔ اللہ تعالےٰ صحیح رنگ میں علم دین عطا کرے۔ آمین

دعائے مغفرت:۔ مکرم سیف الرحمٰن صاحب کیرنگ سے ۲۰/ روپے اعانت بدر میں بھجواتے ہوئے لکھتے ہیں کہ میرے خسر محترم منور علی خان صاحب ڈی ایس پی ریٹائرڈ مورخہ ۲۹/۴/۸۸ کو وفات پا گئے ہیں مرحوم کے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام پانے کیلئے اور پسماندگان کے صبر جمیل کی توفیق پانے کیلئے درخواست دعا ہے۔ (ایڈیٹر ہفت روزہ بدر)

اعلانِ نکاح

خاکسار نے مورخہ ۸۸/۳/۳۱ کو مکرم عبدالحئی صاحب گنائی ولد مکرم عبدالکریم صاحب گنائی ساکن رشی نگر کا نکاح محترمہ حلیمہ بانو صاحبہ بنت مکرم محمد شعبان صاحب پڈر ساکن رشی نگر کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر بمقام رشی نگر پڑھا۔ مکرم محمد شعبان صاحب پڈر نے اس موقعہ پر اعانت بدر میں اور مکرم عبدالسلام صاحب گنائی نے بھی اپنے پوتے کے نکاح کی خوشی میں اعانتِ بدر میں مبلغ دس روپے ادا کئے ہیں۔ درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے موجب خیر و برکت بنائے۔ آمین۔

عبدالسلام انور مبلغ رشی نگر

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:۔ ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOW[illegible] CHITPUR ROAD

PHONE :- 275475
RESI :- 273903
CALCUTTA-70003

درخواستہائے دُعا

مکرمہ زینب بیگم صاحبہ منور آباد سے اپنے بھانجے مکرم ڈاکٹر ممتاز احمد صاحب کی صحت کاملہ نیز اپنے مرحوم شوہر کی مغفرت بلندی درجات اور بھتیجے محمد ظفر اللہ بھتیجی خالدہ بشریٰ جو کہ امید سے ہیں اور حمیدہ جو کہ رشتہ دار ہیں کو نیک صالح اولاد نرینہ ہونے کے لئے ۔۔ مکرم بشارت احمد صاحب مسرور تھاپور سے ۵/- روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے اپنی بہن تسنیم جو کہ تشویشناک طور پر بیمار ہیں کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

آٹو ٹریڈرز
۱۶۔ مینگو لین کلکتہ۔ ۷۰۰۰۰۱

AUTHORISED JEEP JOBBERS PARTS
AUTHORISED DISTRIBUTORS
AMBASSADOR · TREKKER
BEDFORD · CONTESSA
AUTHORISED DEALERS
PERKINS P3 P4 P6.PB/354

تار کا پتہ:۔ "AUTOCENTRE"

ٹیلیفون نمبرز:۔ 28-5222 / 28-1652

ہر قسم کی گاڑیوں۔ پٹرول و ڈیزل کار۔ ٹرک۔ بس، جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

AUTO TRADERS,

16. MANGOE LANE. CALCUTTA - 700001

اَلْبَرَکَۃُ فِی الْقُرْاٰنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE - 279203

CARDBOARD BOX MFG CO

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF - CARDBOARD CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE - PRINTERS

15. PRINCEP STREET. CALCUTTA - 700072

ہر حرف آواز دیتا ہے ہمارا کام آج ٭ جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO-OP HOUSE SOCT
PLOT NO. 6 GROUND FLOOR OLD CHAKALA
OPP. CIGARETTE HOUSE ANDHERI (EAST)

BOMBAY- 400099

PHONE OFFICE :- 6348179
RESI :- [illegible]89

"قوم کی روحانی اور اخلاقی زندگی کے لئے دعا کریں۔"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
15, SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS-600004

PHONE 76360 / 74350

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر:۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ:۔

خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی

فون نمبر:۔ ۶۲۹۴۴۳

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوْحِيْ اِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَآءِ

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکردہ:- کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس۔ بسٹ کسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک ۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی ۔ فون نمبر:- 294

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے!"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

SK. GHULAM HADI & BROTHERS, READYMADE GARMENTS DEALERS.
CHANDAN BAZAR BHADRAK DISTT. BALASORE (ORISSA)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس

کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈ لک الیکٹرانکس

انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو ٹی۔ وی اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۱)

الائیڈ گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنیوالے

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۲/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش) فون نمبر ۷۲۹۱۶

"پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

SARA Traders,

WHOLE SAIL & DEALER IN HAWAI & P.V.C. CHAPPALS
SHOE MARKET
NAYAPUL, HYDERABAD - 500002
PHONE - 522860

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے!"

(کشتی نوح)

پیشکش:-

ROYAL AGENCY

PRINTERS BOOKSELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS
CANNANORE 670001 PHONE NO - 4498
HEAD OFFICE { P.O. PAYANGADI - 670303 (KERALA)
PHONE NO - 12

"خدا کے ظہور کا دن وہی ہوتا ہے کہ جب ہماری جسمانی زندگی پر موت آوے"

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

MIR®
CALCUTTA-15

پیش کرتے ہیں:-
آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ہوائی چپل، نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!